SUN.24.May.2026
VOLUME:22 NO:124
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ ورقِ تازہ ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 24/مئی 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 124
6/ذی الحجہ 1447ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

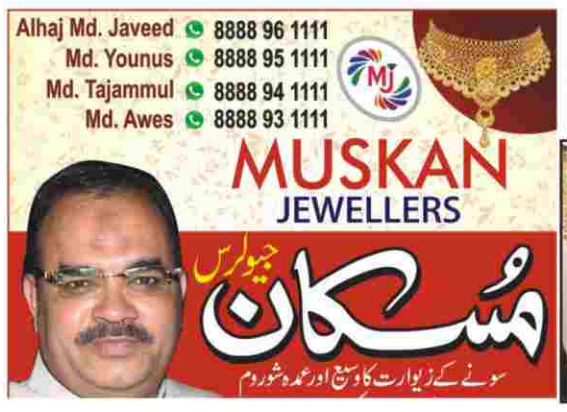

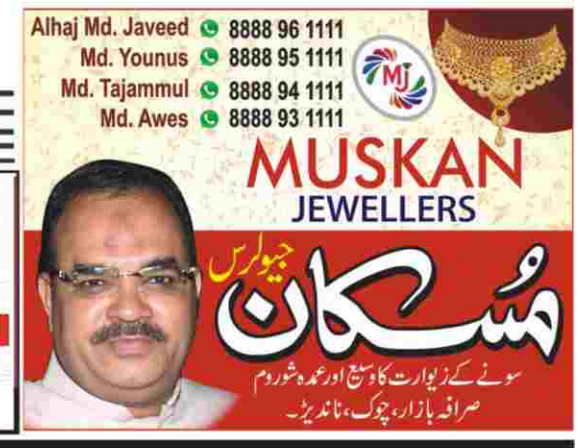

دستاویزات میں خامیوں کے باعث یوپی میں

31 ہزار سے زائد وقف جائیدادوں کا رجسٹریشن منسوخ

لکھنؤ: (ایجنسیز) اتر پردیش میں وقف جائیدادوں کے متعلق بڑی خبر سامنے آئی ہے۔ 'امید' پورٹل پر وقف کی 31 ہزار سے زیادہ جائیدادوں کا رجسٹریشن منسوخ کر دیا گیا ہے۔ ان جائیدادوں کے دستاویزات میں ملنے والی خامیوں اور تکنیکی غلطیوں کے بعد یہ کارروائی کی گئی ہے۔ پورٹل پر اب تک 31328 رجسٹریشن منسوخ کر دیے گئے ہیں۔ دراصل مرکزی حکومت کی اقلیتی امور کی وزارت نے گزشتہ سال ہی وقف جائیدادوں کی تفصیلات 'امید' پورٹل پر درج کرانے کا فیصلہ کیا تھا تاکہ وقف جائیدادوں کے حوالے سے شفافیت برقرار رہے۔ اس پورٹل پر اتر پردیش میں 118302 وقف جائیدادوں کا رجسٹریشن کرایا گیا تھا، جن میں سے 31328 کا رجسٹریشن منسوخ کر دیا گیا ہے۔ ان میں سے کئی ایسی جائیدادیں تھیں جن کے دستاویزات میں خامیاں پائی گئی تھیں، تو کئی جائیدادوں کے رجسٹریشن کو تکنیکی خامیوں کی وجہ سے منسوخ کیا گیا ہے۔ جانچ میں کئی جائیدادوں کے خسرہ نمبر وقف بورڈ کے ریکارڈ سے میل نہیں کھائے۔ کئی معاملات میں ریونیو ریکارڈ میں درج رقبے میں تبدیلی پائی گئی۔ کچھ قبرستانوں اور درگاہوں کا خسرہ 2-2 وقف جائیدادوں میں درج ملا۔ بتایا جا رہا ہے کہ ان وقف جائیدادوں کی جانچ کے دوران جب دستاویزات کی تصدیق نہیں ہو سکی، تو اس کے بعد ان کا رجسٹریشن ختم کر دیا گیا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق وقف کی سب سے زیادہ منسوخ کی گئی جائیدادیں جونپور ضلع میں ہیں۔ یہاں 1938 وقف جائیدادوں کا رجسٹریشن منسوخ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ بارہ بنکی میں 1521، مظفر نگر میں 1510، علی گڑھ میں 1061 اور بستی میں 1000 وقف جائیدادیں منسوخ کی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ اناؤ، سیتاپور، ہردوئی، اعظم گڑھ اور لکھنؤ میں بھی بڑے پیمانے پر وقف جائیدادوں کا رجسٹریشن منسوخ ہوا ہے۔ منسوخ کی گئی جائیدادوں کے بعد کئی قبرستانوں اور درگاہوں پر خطرہ منڈلانے لگا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ شروع میں رجسٹریشن کرانے کے لیے 6 مہینے کا وقت دیا گیا تھا۔ لیکن اتر پردیش سنی اور شیعہ سنٹرل وقف بورڈ کی اپیل پر وقف ٹریبونل نے رجسٹریشن کرانے کی مدت میں مزید 6 مہینے کا اضافہ کر دیا تھا۔ یہ اضافی وقت اگلے مہینے 5 جون کو ختم ہو رہا ہے۔ اب تک پورٹل پر درج کل 118302 جائیدادوں میں سے محض 53711 کو منظوری مل سکی ہے، جبکہ 20546 جائیدادوں کے دستاویزات کی جانچ آخری مرحلے میں ہے۔ قانون کے مطابق رجسٹریشن کے وقت کی حد بڑھانے کا نظام محدود ہے۔ سپریم کورٹ کے اسٹے والے التزامات کے باوجود ٹریبونل پہلے ہی زیادہ وقت دے چکا ہے۔ اب متولیوں کو ذاتی طور پر ٹریبونل جانا پڑے گا، جو کہ قانونی طور پر ایک پیچیدہ اور وقت طلب عمل ہے۔ حالانکہ وقف بورڈ کے افسران کا یہ بھی کہنا ہے کہ متولیوں کے پاس اب بھی 5 جون تک کا وقت ہے۔ وہ درست دستاویزات کے ساتھ دوبارہ جائیداد کی تفصیلات اپلوڈ کر سکتے ہیں۔ اگر اس مدت کے دوران خامیاں دور نہ کی گئیں تو متعلقہ جائیدادیں پورٹل سے باہر ہو جائیں گی۔ ریاست میں 'یوپی سنی وقف بورڈ' کے تحت 26.1 لاکھ سے زیادہ وقف ادارے آتے ہیں۔ یہ پورا عمل مرکزی حکومت کے 'امید' پورٹل کے ذریعے چلایا جا رہا ہے، جسے جون 2025 میں وقف جائیدادوں کا ڈیجیٹل ریکارڈ تیار کرنے اور ان کے انتظام میں شفافیت لانے کے مقصد سے لانچ کیا گیا تھا۔ اس پورٹل پر رجسٹریشن کرانا وقف (ترمیم) ایکٹ، 2025 کے تحت لازمی قرار دیا گیا ہے، جو 5 اپریل کو نافذ ہوا تھا۔

گوگل کے شریک بانی برن نے غصے میں 4.77 کروڑ روپے! عطیہ کر دیے

نیویارک: گوگل کے شریک بانی سرگئی برن نے امریکہ میں جاری ٹیکس بحث کے درمیان ایک بڑا اور حیران کرنے والا قدم اٹھایا ہے۔ رپورٹس کے مطابق برن نے سان فرانسسکو میں مجوزہ نئے کاروباری ٹیکس قانون کی مخالفت میں تقریباً 5 لاکھ ڈالر یعنی 4.77 کروڑ روپے کا عطیہ دیا ہے۔ یہ رقم اس سیاسی کمیٹی کو دی گئی ہے جو 'اوور پیڈ سی ای او ٹیکس' نامی تجویز کی مخالفت کر رہی ہے۔ اس ٹیکس تجویز کو لے کر سان فرانسسکو میں بڑی سیاسی کشمکش جاری ہے۔ آئندہ 2 جون کو وہاں کے ووٹر 2 مختلف ٹیکس تجاویز 'میوریسی' اور 'میوریڈی' پر ووٹ ڈالیں گے۔ 'میوریسی' کو کاروباری تنظیموں اور بزنس گروپس کی حمایت حاصل ہے۔ اس کے تحت چھوٹے تاجروں کو ٹیکس میں راحت دینے کی بات کہی گئی ہے۔ اس تجویز میں چھوٹے کاروباروں کے لیے ٹیکس چھوٹ کی حد 50 لاکھ ڈالر سے بڑھا کر 75 لاکھ ڈالر کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ اس کے بدلے بڑی کمپنیوں پر ٹیکس کا بوجھ بڑھ جائے گا۔ دوسری جانب 'میوریڈی کافی' تنازعات کا شکار ہے۔ اسے 'اوور پیڈ سی ای او ٹیکس' کہا جا رہا ہے۔ اس تجویز میں کمپنیوں کے سی ای او اور ملازمین کی تنخواہوں کے فرق کی بنیاد پر ٹیکس مقرر کرنے کی بات کی گئی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ اس میں صرف سان فرانسسکو ہی نہیں بلکہ کمپنی کے عالمی سطح پر موجود ملازمین کی تنخواہیں بھی شامل کی جائیں گی۔ مزدور تنظیموں اور ترقی پسند گروپوں کا کہنا ہے کہ بڑی اور امیر کمپنیوں کو زیادہ ٹیکس ادا کرنا چاہیے تاکہ شہر کی معاشی حالت مضبوط ہو سکے۔ تاہم کاروباری گروپس کا دعویٰ ہے کہ اس سے کمپنیاں سان فرانسسکو چھوڑ سکتی ہیں اور ملازمتوں پر منفی اثر پڑ سکتا ہے۔ سرگئی برن اسی معاملے پر ناراض بتائے جا رہے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق انہوں نے صرف مخالفت کے لیے ہی نہیں بلکہ ایک متبادل کاروبار دوست تجویز کے لیے بھی مالی مدد فراہم کی ہے۔ برن کی مجموعی دولت تقریباً 260 ارب ڈالر بتائی جاتی ہے۔

بار کونسل آف انڈیا کے چیئرمین کا اہم انکشاف

35 سے 40 فیصد وکلاء کے پاس فرضی ڈگریاں

نئی دہلی: ملک کے عدالتی نظام کے حوالے سے ایک چونکا دینے والا انکشاف سامنے آیا ہے۔ بار کونسل آف انڈیا (بی سی آئی) کے چیئرمین اور سینئر وکیل منن کمار مشرا نے کہا ہے کہ تقریباً 35 سے 40 فیصد وکلاء کے پاس فرضی ڈگریاں ہیں اور وہ ان فرضی ڈگریوں کی بنیاد پر عدالتوں میں وکالت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی سی آئی اس مسئلے سے پوری طرح واقف ہے اور اس سلسلے میں ضروری اقدامات کر رہی ہے۔ بی سی آئی کے چیئرمین منن مشرا نے کہا کہ بار کونسل آف انڈیا کو اس بات کا علم ہے کہ عدالت کے احاطے میں کالا کوٹ اور بینڈ پہنے نظر آنے والے تقریباً 35 سے 40 فیصد وکلاء ایسے ہیں، جن کی ڈگریاں مکمل طور پر فرضی ہیں۔ ایسے لوگوں نے یا تو ڈگریاں کہیں سے بنوائی ہیں یا پھر خرید لی ہیں اور اسی بنیاد پر وہ عدالتوں میں وکالت کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ کئی لوگ نقلی ڈگری کی بنیاد پر کالا کوٹ اور بینڈ پہن کر عدالتوں میں پیش ہو رہے ہیں۔ منن مشرا کا کہنا ہے کہ جب بی سی آئی نے وکلاء کی ڈگریوں کی تصدیق کا عمل شروع کیا، تو تقریباً 40 فیصد وکلاء نے تصدیقی فارم ہی نہیں بھرے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے میں ان 40 فیصد وکلاء کے فرضی ہونے کا شبہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ اس حقیقت کو ہندوستان کے چیف جسٹس سوریہ کانت کے علم میں لائے ہیں۔ عدلیہ اور بار کونسل مل کر اس مسئلے سے نمٹنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ بی سی آئی کا یہ بیان حال ہی میں سوشل میڈیا پر چلنے والے 'کاکروچ جنتا پارٹی' تنازعہ کے درمیان سامنے آیا ہے۔ دراصل گزشتہ ہفتے ایک کیس کی سماعت کے دوران چیف جسٹس سوریہ کانت نے کچھ وکلاء کی ڈگریوں کی صداقت پر سوالات اٹھائے تھے۔ انہوں نے کہا تھا کہ کئی بے روزگار نوجوان ایکٹیوزم کی آڑ میں عدالتی نظام پر حملہ کر رہے ہیں۔ بعد میں چیف جسٹس آف انڈیا نے وضاحت کی کہ ان کا اشارہ فرضی ڈگری لے کر وکالت کرنے والوں کی طرف تھا۔ منن کمار مشرا نے بھی کہا کہ بی سی آئی کا تبصرہ انہی لوگوں کے لیے تھا جو نقلی ڈگری کے سہارے عدالتوں میں پیش ہو رہے ہیں۔ جو فرضی ڈگریاں حاصل کرتے ہیں، کالا کوٹ، بینڈ اور گاؤن پہنتے ہیں اور عدالت میں پیش ہوتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ ہفتے سینئر ایڈوکیٹ کے عہدے سے متعلق درخواست دائر کرنے والے ایک وکیل کو پھٹکار لگاتے ہوئے چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت نے کئی وکلاء کی قانونی ڈگریوں کی صداقت پر شک ظاہر کیا تھا۔ بار کونسل آف انڈیا سے کارروائی کی توقع نہ کرتے ہوئے سی جے آئی نے کہا تھا کہ وہ سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) سے ان ڈگریوں کی تصدیق کرانے پر غور کر رہے ہیں۔ چیف جسٹس نے مزید کہا کہ کچھ بے روزگار نوجوان 'کاکروچ' کی طرح ہیں جو ایکٹیوزم کی آڑ میں ہر نظام پر حملہ کرتے ہیں۔ حالانکہ بعد میں چیف جسٹس نے واضح کیا کہ ان کا مقصد صرف فرضی ڈگریاں رکھنے والے لوگوں سے تھا۔

2 پین کارڈ معاملہ میں

اعظم خان کی سزا بڑھا دی گئی

عبداللہ کی سزا 7 سال برقرار

لکھنؤ: (ایجنسیز) سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان اور ان کے بیٹے عبداللہ اعظم سے متعلق 2 پین کارڈ معاملے میں ایم پی-ایم ایل اے سیشن کورٹ نے آج ایک اہم فیصلہ سنایا۔ عدالت نے حکومت کی اپیل منظور کرتے ہوئے اعظم خان کی سزا 7 سال سے بڑھا کر 10 سال کر دی ہے۔ ساتھ ہی ان پر عائد 50 ہزار روپے کا جرمانہ بڑھا کر 5 لاکھ روپے کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ اس معاملے میں عبداللہ اعظم کو راحت ملی ہے۔ ان کی 7 سال کی سزا برقرار رکھی گئی ہے، لیکن جرمانے کی رقم میں اضافہ کیا گیا ہے۔ پہلے ان پر 50 ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا تھا، جسے بڑھا کر 4 لاکھ روپے کر دیا گیا ہے۔ اس معاملے میں نومبر 2025 میں مجسٹریٹ کورٹ نے اعظم خان اور عبداللہ اعظم دونوں کو 7-7 سال قید اور 50-50 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی تھی۔ فیصلے کے بعد دفاعی فریق نے سزا کے خلاف اپیل دائر کی تھی، جبکہ استغاثہ نے سزا بڑھانے کے مطالبے کے ساتھ ایم پی-ایم ایل اے سیشن کورٹ میں اپیل کی تھی۔ سزا بڑھانے سے متعلق اپیل پر دونوں فریقین کے دلائل مکمل ہونے کے بعد عدالت نے ہفتہ کے روز فیصلہ سنایا۔ عدالت نے فریق استغاثہ کی دلیلوں کو قبول کرتے ہوئے اعظم خان کی سزا اور جرمانے دونوں میں اضافہ کر دیا۔ اس سے قبل 16 مئی کو 2019 کے لوک سبھا انتخابات کے دوران رامپور کے ضلع مجسٹریٹ (ڈی ایم) کو تنخواہ دار کہتے ہوئے ان سے جوتے صاف کرانے سے متعلق بیان دینے کے کیس میں عدالت نے سماجوادی پارٹی لیڈر اعظم خان کو 2 سال قید کی سزا سنائی تھی۔ اس معاملہ میں اعظم خان پر 20 ہزار روپے جرمانہ بھی عائد کیا گیا تھا۔ سابق ضلع مجسٹریٹ سے متعلق بیان کے کیس میں سزا سنائے جانے کے دوران اعظم خان جیل سے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے عدالتی کارروائی سے منسلک رہے۔ الزام تھا کہ 2019 کے لوک سبھا انتخابات کے دوران ایک روڈ شو کے دوران انہوں نے عوام کے درمیان یہ بیان دیا تھا۔ اس وقت کا انتخاب ایس پی-بی ایس پی اتحاد کے تحت لڑا جا رہا تھا اور رامپور لوک سبھا سیٹ سے اعظم خان امیدوار تھے۔ متنازعہ بیان دیتے وقت کی اعظم خان کی ویڈیو وائرل ہو گئی تھی، جس کے بعد الیکشن کمیشن نے ریاستی الیکشن کمیشن سے رپورٹ طلب کی تھی۔ ریاستی الیکشن کمیشن نے ضلع الیکشن افسر سے رپورٹ مانگتے ہوئے کارروائی کے احکامات دیے تھے۔ اس حکم کے بعد چرا اوا اسمبلی حلقہ کے اے آر او اور ٹانڈا کے ایس ڈی ایم گھنشیام تریپاٹھی نے 11 مئی 2019 کو مقدمہ درج کرایا تھا۔ مقدمہ درج ہونے کے بعد پولیس نے عدالت میں چارج شیٹ داخل کی تھی۔ ایم پی-ایم ایل اے مجسٹریٹ کورٹ میں سماعت مکمل ہونے کے بعد ایم پی-ایم ایل اے مجسٹریٹ شوبھت بنسل کی عدالت نے اس معاملے میں ایس پی رہنما اعظم خان کو قصوروار قرار دیا۔

پہلگام اور گگن گیر دونوں حملوں میں ایک ہی

'ایم-4 کاربائن' کا ہوا استعمال، این آئی اے کا انکشاف

نئی دہلی: (ایجنسیز) 'آپریشن مہادیو' کے تحت پاکستان کی دہشت گرد تنظیم لشکر طیبہ کے 3 دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ اس کارروائی نے نہ صرف پہلگام حملے کے متاثرین کو انصاف دلایا بلکہ 20 اکتوبر 2024 کو ہونے والے گگن گیر دہشت گردانہ حملے میں جان گنوانے والوں کو بھی انصاف فراہم کیا۔ پہلگام حملہ کی جانچ کے دوران قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) گگن گیر حملے سے اس کا تعلق ثابت کرنے میں کامیاب رہی، جس میں 7 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ بیلسٹک جانچ سے معلوم ہوا کہ گگن گیر اور پہلگام سے برآمد کیے گئے کارتوس ایک ہی 'ایم-4 کاربائن' سے چلائے گئے تھے۔ یہ اسلحہ ان سیکورٹی فورسز نے برآمد کیا تھا جنہوں نے 'آپریشن مہادیو' انجام دیا تھا۔ 20 اکتوبر 2024 کو پاکستانی دہشت گردوں نے جموں و کشمیر کے گگن گیر میں اسٹریٹجک زیڈ-موڑ غار کے قریب اے پی سی او انفراٹیک کے مزدوروں کے کیمپ پر حملہ کیا۔ دہشت گردوں نے ڈائننگ میس کے اندر فائرنگ کی، جس میں ایک ڈاکٹر سمیت 7 افراد مارے گئے۔ تحقیقات سے پتہ چلا کہ دونوں حملے ایک ہی ماڈیول نے انجام دیے تھے۔ این آئی اے کو جانچ کے دوران معلوم ہوا کہ دونوں حملوں کی منصوبہ بندی اور انہیں ہدایت دینے والے لوگ (ہینڈلرز) ایک ہی گروپ سے تعلق رکھتے تھے۔ قابل ذکر ہے کہ لشکر طیبہ کی ذیلی تنظیم 'دی ریزسٹنس فرنٹ' نے پہلے پہلگام حملے کی ذمہ داری قبول کی، لیکن بعد میں اس سے انکار کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایسا اس لیے کیا گیا کیونکہ تنظیم کو ہندوستان کی جانب سے سخت جوابی کارروائی کا خوف تھا۔ دعویٰ واپس لینے کے باوجود ہندوستان نے 'آپریشن سندور' انجام دیا، جس کے نتیجے میں دہشت گردی کے ڈھانچے کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا۔ ایک افسر کے مطابق پاکستان کی براہ راست شمولیت پہلے ہی ثابت ہو چکی تھی اور اس مرتبہ دی گئی سزا بھی کافی سخت تھی۔ این آئی اے کو یہ بھی معلوم ہوا کہ گگن گیر حملے کا ملزم فیصل جٹ عرف سلیمان ہی پہلگام حملے میں بھی ملوث تھا۔ اسے اور اس کے 2 ساتھیوں حبیب طاہر عرف چھوٹو اور حمزہ افغانی کو 28 جولائی 2025 کو سیکورٹی ایجنسیوں کی جانب سے 'آپریشن مہادیو' کے دوران ہلاک کر دیا گیا۔ اس آپریشن کے بعد سیکورٹی فورسز نے دہشت گردوں کے قبضے سے 2 اے کے-47 رائفلز اور ایک ایم-4 کاربائن برآمد کی۔ این آئی اے کی تحقیقات میں ڈیجیٹل فارنسک شواہد، سی سی ٹی وی فوٹیج، بیلسٹک رپورٹس، آئی پی ٹریکنگ اور سوشل میڈیا ریکارڈز کی بنیاد پر ان دونوں حملوں میں پاکستان کے براہ راست کردار کو واضح طور پر سامنے لایا گیا۔ این آئی اے کی جانچ میں ایک ایسا نمونہ بھی سامنے آیا جو 2023 سے جموں و کشمیر میں دیکھا جا رہا تھا۔ یہ 'دی ریزسٹنس فرنٹ' کا وہی ماڈیول تھا جس نے وادی میں دیگر حملے بھی انجام دیے تھے۔ آپریشن مہادیو میں ہلاک کیے گئے تینوں پاکستانی دہشت گرد 2023 سے وادی میں سرگرم تھے۔ وہ حملے کرتے اور پھر اگلے حملے کی ہدایت ملنے تک گھنے جنگلات میں چھپ جاتے تھے۔ 21 دسمبر 2023 کو پونچھ ضلع میں فوجی قافلے پر ہونے والے حملے کے لیے بھی یہی ماڈیول ذمہ دار تھا، جس میں 5 فوجی ہلاک ہوئے تھے۔ 4 مئی 2024 کو پونچھ کے شاہ ستار-سنائی علاقے میں فضائیہ کے قافلے پر حملہ کیا گیا، جس میں ایک جوان جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ 9 جون 2024 کو ریاسی ضلع میں شیو کھوڑی سے واپس آنے والے زائرین سے بھری ایک بس پر دہشت گردوں نے فائرنگ کی۔ ان تمام حملوں کی ذمہ داری لشکر طیبہ کے 'دی ریزسٹنس فرنٹ' نے قبول کی تھی۔

'مہنگائی می' مودی نے پٹرول-ڈیزل پر

9 روز میں 5 روپے بڑھا دیے: کانگریس

نئی دہلی: مشرق وسطیٰ میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے اثرات اب ہندوستان میں عام لوگوں کی جیبوں پر واضح طور پر دکھائی دینے لگے ہیں۔ ہفتے (23 مئی) کو ایک بار پھر پٹرول، ڈیزل اور سی این جی کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا گیا۔ پٹرول کی قیمت میں 87 پیسے فی لیٹر، ڈیزل میں 91 پیسے فی لیٹر اور سی این جی میں ایک روپیہ فی کلو کا اضافہ ہوا ہے۔ گزشتہ 10 دنوں میں یہ تیسری بار ہے جب پٹرول اور ڈیزل مہنگے ہوئے ہیں۔ اس پر کانگریس نے مرکزی حکومت کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر لکھا کہ ''مہنگائی مین مودی نے پٹرول-ڈیزل پر 9 روز میں 5 روپے بڑھا دیے۔ آج پھر پٹرول 94 پیسے اور ڈیزل 95 پیسے مہنگا کر دیا گیا۔'' پارٹی نے اپنی پوسٹ میں مزید لکھا کہ ''مودی کو بس تیل کمپنیوں کے فائدے کی فکر ہے۔ ایک طرف جہاں دنیا بھر کی حکومتیں اپنی عوام کو راحت دے رہی ہیں، وہیں مودی حکومت عوام کو ہی لوٹنے میں مصروف ہے۔ کبھی تو عوام کی بھلائی کے بارے میں سوچ لو، کب تک سرمایہ داروں کا فائدہ کراتے رہو گے؟''

'مجھے انصاف چاہیے'، رکن پارلیمنٹ اقرا حسن سے گلے لگ کر روئیں مقتول آدتیہ کی دادی

سہارنپور: عیسو پور گاؤں میں آدتیہ قتل معاملہ کے بعد درد، آنسو اور انصاف کی اپیل کا ایسا منظر دیکھنے کو ملا جس نے ہر کسی کو جذباتی کر دیا۔ متاثرہ خاندان سے ملاقات کے لیے پہنچیں کیرانہ کی رکن پارلیمنٹ اقرا حسن کے سامنے آدتیہ کی بزرگ دادی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑیں۔ دادی نے رکن پارلیمنٹ کو گلے لگاتے ہوئے کہا ''بیٹی..... مجھے انصاف چاہیے، میرے بچے کو ختم کر دیا.....''۔ یہ سنتے ہی وہاں موجود لوگوں کی آنکھیں نم ہو گئیں اور ماحول مکمل طور پر غمزدہ ہو گیا۔ رکن پارلیمنٹ اقرا حسن نے مرحوم آدتیہ کی دادی اور والدہ کو گلے لگا کر دلاسہ دیا، جس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے۔ اس ویڈیو میں رکن پارلیمنٹ بھی انتہائی جذباتی نظر آ رہی ہیں، جبکہ خاندان مسلسل انصاف اور ملزمین کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کرتا دکھائی دے رہا ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق اقرا نے متاثرہ خاندان کو ایک لاکھ روپے کی مالی امداد بھی دی اور کہا کہ دکھ کی اس گھڑی میں وہ مضبوطی کے ساتھ خاندان کے ساتھ کھڑی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آدتیہ کا قتل انتہائی دردناک اور افسوسناک واقعہ ہے۔ مجرموں کو سخت سزا دلانے کے لیے وہ انتظامیہ اور سینئر افسران سے مسلسل رابطے میں رہیں گی۔ رکن پارلیمنٹ نے پولیس افسران کو غیر جانبدارانہ اور گہری جانچ کرتے ہوئے جلد از جلد پوری حقیقت سامنے لانے کی ہدایت بھی دی۔ قابل ذکر ہے کہ گنگوہ تھانہ علاقے کے عیسو پور گاؤں میں واقع قابض سنگھ آئی ٹی آئی کالج میں 21 سالہ آدتیہ گھٹانا گزشتہ تقریباً 3 برسوں سے سیکورٹی گارڈ کے طور پر کام کر رہا تھا۔ 10 مئی کی صبح اس کی لاش کالج سے تقریباً 100 میٹر دور ایک کھیت میں خون آلود حالت میں ملی تھی۔ لاش پر تیز دھار اسلحے سے کیے گئے کئی گہرے زخم پائے گئے تھے، جبکہ آنکھ پر بھی شدید چوٹ کے نشانات ملے تھے۔ واقعہ کے بعد پورے علاقے میں سنسنی پھیل گئی تھی۔

بات چیت انتہائی نازک موڑ پر! امریکہ کے ضرورت سے زیادہ مطالبات مذاکرات میں بڑی رکاوٹ: ایران

تہران: ایران اور امریکہ کے درمیان جاری سفارتی تعطل انتہائی نازک اور سنگین موڑ پر پہنچ گیا ہے۔ تہران نے واشنگٹن پر امن کی کوششوں کو مکمل طور پر سبوتاژ کرنے کا الزام لگایا ہے۔ ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتریس کے ساتھ فون پر براہ راست اور تفصیلی بات چیت کی ہے۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ امریکہ کے ضرورت سے زیادہ مطالبات ہی جاری امن مذاکرات اور جنگ بندی معاہدے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ غیر ملکی میڈیا آؤٹ لیٹ 'الجزیرہ' کی رپورٹ کے مطابق وزیر خارجہ عباس عراقچی نے بات چیت کے دوران امریکہ کے ارادوں پر سخت سوال اٹھائے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ امریکہ نے لگاتار اپنے وعدوں کو توڑ کر، متضاد موقف اپنا کر اور فوجی جارحیت کا مظاہرہ کر کے سفارتی کوششوں کو ہمیشہ کمزور کیا ہے۔

ڈونالڈ ٹرمپ نے ایران کے نقشہ پر امریکی پرچم والی تصویر کی پوسٹ، عالمی سطح پر خوف اور گھبراہٹ کا ماحول قائم

واشنگٹن: ایسا لگتا ہے جیسے مشرق وسطیٰ میں کچھ بڑا ہونے والا ہے۔ شاید امریکہ جلد ہی کوئی بڑا قدم اٹھانے کی تیاری کر رہا ہے۔ یہ اندیشے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی ایک تازہ سوشل میڈیا پوسٹ کے بعد ظاہر کیے جا رہے ہیں۔ ٹرمپ نے سوشل میڈیا پر ایک تصویر پوسٹ کی ہے، جس میں ایران کے نقشہ پر امریکی پرچم دکھائی دے رہا ہے۔ اس ایک تصویر نے پوری دنیا میں خوف اور گھبراہٹ کا ماحول قائم کر دیا ہے۔ امریکی صدر نے کوئی واضح تبصرہ شامل کیے بغیر صرف ایک تصویر پوسٹ کی ہے۔ تصویر میں ایران کا نقشہ ہے اور اس پر امریکی پرچم لگا ہے۔ تصویر پر لکھا ہے 'یونائیٹڈ اسٹیٹس آف مڈل ایسٹ؟' یہ تصویر اہم بن گئی ہے کیونکہ یہ پوسٹ ایسے وقت سامنے آئی ہے جب امریکہ اور ایران کے درمیان پہلے ہی کافی کشیدگی چل رہی ہے۔ مشرق وسطیٰ یعنی خلیجی ممالک میں حالات پہلے سے ہی کشیدہ ہیں۔ اس کے علاوہ صدر ٹرمپ ماضی میں بھی کئی بار ایران کے خلاف سخت بیانات دے چکے ہیں۔ ظاہر ہے، اس کشیدگی والے ماحول میں جب ایران کے نقشہ پر امریکی پرچم والی تصویر سامنے آئی ہے تو لوگ اسے صرف ایک تصویر نہیں سمجھ رہے۔ اس تصویر کے مختلف معنی نکالے جا رہے ہیں۔ کچھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ امریکہ کی طاقت دکھانے کی کوشش ہے، یعنی ایران کو یہ پیغام دینا کہ امریکہ کتنا طاقتور ہے۔ کچھ لوگوں کا ماننا ہے کہ یہ ایران پر دباؤ ڈالنے کی ایک چال ہے، تاکہ ایران خوف محسوس کرے اور امریکہ کی بات مانے۔ دوسری طرف بعض سیاسی ماہرین نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی پوسٹ دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی میں مزید اضافہ کر سکتی ہے۔ فکر مندی اس بات پر بھی ظاہر کی جا رہی ہے کہ صدر ٹرمپ نے سوشل میڈیا پوسٹ پر تصویر کے ساتھ کچھ بھی تحریر نہیں کیا ہے۔ نہ کوئی وضاحت دی ہے اور نہ ہی کوئی بیان جاری کیا ہے۔ یہی بات اس پوسٹ کو پراسرار بنا رہی ہے۔ لوگ اپنی طرف سے اندازے لگا رہے ہیں اور اپنے حساب سے ہی مطلب بھی نکال رہے ہیں۔ 'ٹروتھ سوشل' پر کی گئی یہ پوسٹ محض ایک سوشل میڈیا پوسٹ ہے یا اس کے پیچھے کوئی بڑی حکمت عملی کارفرما ہے، فی الحال یہ واضح نہیں ہے۔ تاہم اس نے پوری دنیا کی توجہ اپنی جانب مبذول کر لی ہے۔ غور کرنے والی بات یہ بھی ہے کہ امریکہ کی جانب سے پہلے ہی ایک بڑا اشارہ سامنے آ چکا ہے۔ امریکی میڈیا ادارے 'ایکسیوس' کی ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ صدر ٹرمپ ایران کے خلاف نئے فوجی حملوں کے امکان پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق اگر آخری وقت کی بات چیت کسی امن معاہدے تک نہیں پہنچتی تو امریکہ ایران پر دوبارہ حملے کر سکتا ہے۔

مشرق وسطیٰ کی کشیدگی کا اثر:

ورلڈ بینک کے پاس مدد مانگنے پہنچے دنیا کے 27 ممالک

نئی دہلی: ورلڈ بینک کی ایک رپورٹ کے مطابق ایران جنگ شروع ہونے کے بعد دنیا کے 27 ممالک نے ایمرجنسی فنڈ کا مطالبہ کیا ہے۔ ان ممالک نے ایسے نظام کو نافذ کرنے کا عمل شروع کیا ہے جن کے ذریعہ ضرورت پڑنے پر وہ فوراً عالمی بینک سے فنڈ حاصل کر سکیں۔ 'رائٹرز' کو موصول ایک اندرونی دستاویز میں بتایا گیا ہے کہ ان ممالک کے نام اور مانگی گئی رقم کی تفصیلات فراہم نہیں کی گئی ہیں۔ ورلڈ بینک نے بھی اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق 28 فروری سے مشرق وسطیٰ میں کشیدگی میں اضافے کے بعد 3 ممالک نے نئے 'بحرانی امدادی نظام' کو منظوری دی ہے، جبکہ باقی ممالک ابھی اس عمل کو مکمل کر رہے ہیں۔ ایران جنگ کے اثرات پوری دنیا کی معیشت پر پڑ رہے ہیں۔ تیل اور گیس کی قیمتوں میں اضافے سے کئی ممالک کی مشکلات بڑھ گئی ہیں۔ انرجی مارکیٹ میں عدم استحکام کی وجہ سے سپلائی چین بھی متاثر ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ کھاد کی سپلائی بھی رک رہی ہے، جس سے زراعت پر اثر پڑ رہا ہے۔ کینیا اور عراق نے تصدیق کی ہے کہ انہوں نے عالمی بینک سے فوری معاشی مدد مانگی ہے۔ کینیا میں پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں تیزی سے بڑھ رہی ہیں، جبکہ عراق کو تیل سے ہونے والی کمائی میں بھاری گراوٹ کا سامنا کرن

ورقِ تازہ

24 May 2026 اداریہ

طنز کے تیروں سے خوف زدہ اقتدار

جمہوری نظام میں طنز اور مزاح ہمیشہ سے اقتدار کی خامیوں کو بے نقاب کرنے کا ایک مؤثر ترین اور کاٹ دار ہتھیار رہا ہے۔ جب روایتی میڈیا مصلحتوں کا شکار ہو جائے اور سیاسی ادارے جوابدہی سے کنارہ کشی اختیار کر لیں، تو عوامی غصہ طنزیہ تحریکوں کی شکل میں ابھرتا ہے۔ حالیہ دنوں میں ڈیجیٹل منظر نامے پر ابھرنے والی ایک طنزیہ آن لائن مہم نے اقتدار کے ایوانوں میں جس طرح کی بوکھلاہٹ پیدا کی ہے، وہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ایک باشعور اور سوال کرنے والی نوجوان نسل طاقتور ترین حکمرانوں کو بھی لرزا سکتی ہے۔ محض طنز پر مبنی ایک پیج کا اس قدر مقبول ہونا معاشرے کے اجتماعی شعور اور ریاستی پالیسیوں کے خلاف پائے جانے والے گہرے عدم اطمینان کی عکاسی کرتا ہے۔ اس ابھرتی ہوئی ڈیجیٹل تحریک کی بے پناہ اور حیرت انگیز مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ محض چند روز کے اندر کروڑوں نوجوانوں نے اس کے حق میں اپنی آواز بلند کی۔ لیکن اس جمہوری اور پرامن آواز کو دبانے کے لیے ریاستی اور غیر ریاستی عناصر نے جس منظم سائبر جبر کا مظاہرہ کیا ہے، وہ انتہائی شرمناک ہے۔ تنظیم کے بانی کے ذاتی اور عوامی سوشل میڈیا اکاؤنٹس کو ہیک کرنا، ان پر پابندیاں عائد کروانا اور ویب سائٹ کو مکمل طور پر بند کر دینا اس آمرانہ ذہنیت کی نشاندہی کرتا ہے جو اپنے خلاف اٹھنے والی کسی بھی غیر روایتی اور کاٹ دار آواز کو کچلنے کے لیے بے چین رہتی ہے۔ اس منظم سائبر کریک ڈاؤن کی فوری اور اصل وجہ وہ مہم تھی جس نے ملک کے انتہائی سنگین اور حساس تعلیمی بحران پر براہِ راست حکومت کے کلیدی وزراء کو کٹہرے میں کھڑا کیا تھا۔ مسابقتی امتحانات کے پرچوں کے افشاء اور تعلیمی نظام کی مسلسل ناکامیوں نے لاکھوں طلبہ کے مستقبل کو تاریک کر دیا ہے۔ جب اس طنزیہ پلیٹ فارم نے بائیس لاکھ سے زائد متاثرہ امیدواروں کی آواز بن کر اعلیٰ حکام سے استعفے کا مطالبہ کیا اور لاکھوں دستخط جمع کیے، تو نظام کی خامیاں اور کرپشن چھپانے کے لیے اس آواز ہی کو غائب کر دینے کا آمرانہ ہتھکنڈا اپنایا گیا۔ اختلافِ رائے کو غداری اور دشمنی سمجھنے کا یہ کلچر اب سرحدوں سے بھی تجاوز کر چکا ہے۔ امریکہ میں مقیم اس تحریک کے بانی کو جس طرح کی سنگین اور سفاکانہ دھمکیاں دی جا رہی ہیں، وہ ہمارے سیاسی ماحول کی غلاظت کو پوری طرح بے نقاب کرتی ہیں۔ ایک نوجوان کو بیرونِ ملک قتل کرنے کی دھمکیاں دینا، اس کے خاندان کو نقصان پہنچانے کے پیغامات بھیجنا اور ڈرا دھمکا کر مخصوص سیاسی خیمے میں شامل ہونے کے لیے دباؤ ڈالنا کسی جمہوری معاشرے کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔ یہ ایک مافیا کا طرزِ عمل ہے جسے بظاہر سیاسی اور ادارہ جاتی پشت پناہی حاصل ہے۔ اس سیاسی جبر کا سب سے المناک منظر وہ کرب ہے جس سے اس وقت مہاراشٹر میں مقیم اس نوجوان کے والدین گزر رہے ہیں۔ ایک ایسا معاشرہ جہاں والدین اپنے بچے کی کامیابی اور مقبولیت پر فخر کرنے کے بجائے اس کی جان کے خوف سے راتوں کی نیندیں گنوا بیٹھیں، وہ معاشرہ اخلاقی طور پر دیوالیہ تصور کیا جاتا ہے۔ یہ والدین کا وہ فطری اور جائز خوف ہے جو انہوں نے موجودہ دور کی انتقامی سیاست کا مشاہدہ کر کے محسوس کیا ہے۔ ان کا یہ بیان کہ وہ اپنے بیٹے کی وطن واپسی پر فکرمند ہیں، ملک کے موجودہ عدم برداشت پر مبنی ماحول پر ایک بہت بڑی اور چشم کشا چارج شیٹ ہے۔

اقتدار کی جانب سے اپنے ناقدین کو بدنام کرنے کا ایک پرانا اور آزمودہ نسخہ انہیں ملک دشمن اور غیر ملکی ایجنٹ قرار دینا ہوتا ہے۔ اس مہم کی زبردست مقبولیت کے بعد بھی اسی فرسودہ بیانیے کا سہارا لیا گیا اور یہ افواہیں پھیلائی گئیں کہ اسے پڑوسی اور دیگر حریف ممالک کی پشت پناہی حاصل ہے۔ لیکن اعداد و شمار کے ذریعے ان الزامات کا جس خوبصورتی سے پردہ چاک کیا گیا، اس نے ٹرول آرمی کی حقیقت عیاں کر دی ہے۔ جب پچانوے فیصد کے لگ بھگ حمایت خالصتاً ہندوستانی نوجوانوں کی جانب سے آ رہی ہو، تو اسے غیر ملکی سازش قرار دینا دراصل اپنے ہی ملک کے نوجوانوں کی سوچ اور ان کے مسائل کی کھلی توہین ہے۔ کروڑوں کی تعداد میں نوجوانوں کا اس طنزیہ پلیٹ فارم کے ساتھ جڑنا کوئی معمولی واقعہ یا انٹرنیٹ کا کوئی وقتی مشغلہ نہیں ہے۔ یہ اس شدید ترین عوامی مایوسی کا پیمانہ ہے جو نوجوانوں کے اندر بے روزگاری، تعلیمی بدعنوانیوں اور ریاستی اداروں کی ناقص کارکردگی کے حوالے سے پک رہی ہے۔ نوجوانوں کو جب روایتی سیاسی جماعتوں اور مین اسٹریم میڈیا میں اپنے دکھوں کا مداوا اور اپنی سچی آواز نظر نہیں آتی، تو وہ طنز کا سہارا لے کر اپنا بھرپور احتجاج ریکارڈ کرواتے ہیں۔ یہ اعداد و شمار حکمرانوں کے خلاف ایک خاموش مگر انتہائی طاقتور ریفرنڈم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس پورے واقعے نے ڈیجیٹل آزادیِ اظہار کے ان کھوکھلے دعووں کی بھی قلعی کھول دی ہے جن کا پرچار عالمی سطح پر کیا جاتا ہے۔ ہم ایک ایسے دور میں جی رہے ہیں جہاں بین الاقوامی ٹیک کمپنیاں اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز بھی بالآخر طاقتور حلقوں کے دباؤ کے سامنے سرنگوں نظر آتے ہیں۔ چند گھنٹوں کے اندر کسی بھی مقبول ترین اکاؤنٹ کو غائب کر دینا اور ہیکرز کو کھلی چھوٹ دے دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ ڈیجیٹل دنیا کی جمہوریت ایک کنٹرولڈ سراب ہے۔ یہاں صرف اسی بیانیے کو پنپنے کی اجازت دی جاتی ہے جو اقتدار کے ایوانوں کے لیے خطرہ نہ بنے۔ حکومتی مشیروں اور پالیسی سازوں کو یہ زمینی حقیقت سمجھنی ہوگی کہ اکاؤنٹس بند کروانے، ویب سائٹس بلاک کرنے یا بیرونِ ملک دھمکیاں دینے سے وہ نوجوانوں کے اندر موجود اس غصے کو ختم نہیں کر سکتے۔ طنز ایک شفاف آئینے کی طرح ہوتا ہے جو معاشرے اور حکمرانوں کو ان کا اصل چہرہ دکھاتا ہے۔ آئینہ توڑ دینے سے چہرے کے داغ کبھی صاف نہیں ہوتے۔ نوجوانوں کی اس توانا آواز کو جبر، سنسر شپ اور دھمکیوں کے ذریعے دبانے کی کوششیں وقتی طور پر کامیاب تو ہو سکتی ہیں، لیکن یہ جبر جس لاوے کو جنم دے گا، وہ مستقبل میں کسی بھی سیاسی ایوان کو ہلا کر رکھ دے گا۔ جمہوری نظام کی بقا اور اس کا حسن اختلاف کو برداشت کرنے اور عوامی مطالبات کو تسلیم کرنے میں پوشیدہ ہے، نہ کہ سوال اٹھانے والوں کو مافیا کے انداز میں خاموش کروانے میں۔

’دی گریٹ گاما‘: ایک ناقابل شکست پہلوان کی کہانی جو دن میں چھ مرغے کھاتا اور 15 گھنٹے ورزش کرتا

وقار مصطفیٰ

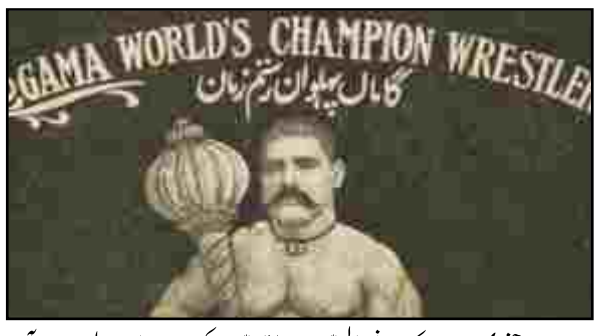

28 جنوری 1928 کو ہونے والی اس کشتی کی ایسی دھوم تھی کہ کئی ہندوستانی ریاستوں کے حکمران اور برطانوی حکام سمیت ہزاروں لوگ پنجاب کی ریاست پٹیالے میں امڈ آئے تھے۔ مقابل تھے ’زبشکو‘ کہلاتے پولینڈ کے پہلوان سٹینسلا و سائگنیووچ اور ’گاما‘ کے نام سے معروف برطانوی ہندوستان کے پہلوان غلام حسین۔ ہو سکتا ہے کہ بعض پڑھنے والے کہیں کہ گاما کا اصل نام غلام محمد تھا۔ لیکن سید آغا اشعر لکھنوی کی کتاب ’گاما نمگ‘ میں فہیم الدین فہمی کی لکھی گاما کی سوانح عمری ’رستمِ زماں گاما‘ اور اختر حسین شیخ کی کتاب ’داستانِ تاریخ پہلوانی‘ سے علم ہوتا ہے کہ گاما کا اصل نام غلام حسین ہی تھا۔ یہ تمام کتابیں ریاستی، سرکاری اور مالیاتی دستاویزات اور خود گاما اور ان کے عزیز و اقارب سے ملیں اور پھر دوبارہ تصدیق کی گئی معلومات پر مبنی ہیں۔ غلام حسین عرف گاما 22 مئی 1878 کو عزیز (پورا نام عبد العزیز یا عزیز بخش) کے ہاں ریاست دتیا میں پیدا ہوئے جو اب موجودہ مدھیا پردیش کا حصہ ہے۔ عزیز کے والد نے کشمیر سے امرتسر ہجرت کی تھی۔ گاما کی پیدائش کے وقت عزیز ریاست دتیا سے بطور پہلوان وابستہ تھے۔ اختر شیخ کے مطابق گاما کی عمر، چند ماہ کم، چھ برس تھی جب والد کی وفات ہو گئی۔ انھیں تب تک ان کے والد نے کشتی سے متعارف کروا دیا تھا۔ گاما کے چھوٹے بھائی امام بخش والد کی وفات کے دو ماہ بعد پیدا ہوئے۔ اپنے نانا نون (امیر بخش) پہلوان کے پاس پلنے کی وجہ سے گاما کو ’گاما نون والا‘ بھی کہا جاتا تھا۔ نون پہلوان قتل ہوئے تو ان کے بیٹے یعنی گاما کے ماموں عید اپہلوان نے ان کی سرپرستی کی۔ پرشانت کڈامبی اپنی کتاب ’کرکٹ کنٹری: این انڈین اوڈیسی ان دی ایج آف ایمپائر‘ میں لکھتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ عیدا پہلوان نے عہد کیا تھا کہ وہ گاما کو ’وہ چیمپیئن پہلوان بنائیں گے جو ان کے والد انھیں دیکھنا چاہتے تھے‘۔ جوزف آلٹر نے اپنی کتاب ’گاندھیز باڈی‘ کے ایک باب ’گاما دی گریٹ‘ میں لکھا کہ گاما نے صرف دس برس کی عمر میں 400 پہلوانوں کے مجمع میں سب سے زیادہ بیٹھکیں لگائیں۔ رونوجوئے سین لکھتے ہیں کہ اس مقابلے میں چار سو سے زائد پہلوانوں میں سے آخری 15 پہلوانوں میں شامل تھے۔ کم عمری کے باعث جودھپور کے مہاراجا جسونت سنگھ نے انھیں فاتح قرار دیا اور اپنی سرپرستی میں لے لیا۔ شیخ اور فہمی کے مطابق عمر کے آخری حصے میں گاما نے کہا تھا کہ ’مجھے یہ تو اندازہ نہیں کہ کتنے سپاٹے لگائے لیکن میرے تمام رگ پٹھے اکڑ گئے تھے اور میں ایک ہفتہ چارپائی سے نہ اٹھ سکا تھا‘۔ لکھنوی نے لکھا کہ جودھ پور میں گاما کے دوسرے ماموں بوٹا پہلوان نے راجا جسونت سنگھ کی رائے سے گاما اور امام بخش دونوں کو استاد مادھو سنگھ کی شاگردی میں دے دیا۔ تربیت کا یہ دورانیہ چار برس پر محیط ہے۔ والی جودھ پور کی وفات کے بعد گاما پھر دتیا واپس آ گئے۔ لکھنوی لکھتے ہیں کہ دتیا کے باہر وسیع باغ میں سرکاری پیلی کوٹھی میں گاما نے اکھاڑا بنایا تھا۔ ’گاما روزانہ دو ہزار ڈنڈ (پش اپس یا ڈِپس)، (ٹانگوں اور کولھوں کے پٹھوں کو مضبوط بنانے کے لیے) پانچ ہزار بیٹھکیں (سکواٹس) اور دو ہزار ہاتھ مگدر (پہلوانی میں ورزش کے لیے استعمال ہونے والا ڈنڈا جو ایک جانب وزنی ہوتا ہے) نکالتے تھے۔ ’پتھر کا ایک پاٹ جس کا وزن تقریباً پانچ من ہوگا (میں نے دیکھا) گاما اپنے گلے میں ڈال کر باغ کا پورا چکر دوڑ کر لگاتے تھے جس کا دَور ایک میل سے کسی طرح کم نہیں۔ تیل کی مالش بہت کم کراتے تھے۔‘ کتاب ’پہلوانوں کی دنیا‘ کے مصنف اور انڈیا کے پہلوان برکت علی لکھتے ہیں کہ صبح دو سے دس بجے تک ہر روز گاما جسم کے نچلے حصے کی اور دو بجے سہ پہر سے سات بجے شام تک جسم کے اوپری حصے کی ورزش کرتے۔ ’ہر شام وہ دو گھنٹے پیدل چلتے۔ سو ہم کہہ سکتے ہیں کہ گاما 24 گھنٹے میں 15 گھنٹے ورزش کرتے۔‘ کڈامبی کے مطابق اس قدر مشقت طلب جسمانی سرگرمی کے لیے اپنے جسم کو طاقت فراہم کرنے کی خاطر وہ یخنی جو گوشت اور ہڈیوں سے تیار کردہ شوربہ تھی، وافر مقدار میں پیتے۔ اس کے علاوہ روزانہ 20 لیٹر دودھ، آدھ لیٹر گھی، تین چوتھائی کلو مکھن اور چار کلو پھل استعمال کرتے تھے۔

اختر حسین شیخ کے مطابق گاما بچپن میں روزانہ 500 ڈنٹر (ڈنڈ) اور اتنے ہی سپاٹے (بیٹھکیں) لگاتے۔ 15 برس کی عمر میں وہ تین ہزار سپاٹے اور اتنے ہی ڈنٹر پیلتے۔ 20 برس کی عمر میں یہ تعداد بڑھ کر پانچ ہزار ڈنٹر اور تین سے چار ہزار سپاٹوں تک پہنچ گئی۔ 25 سے 50 برس کی عمر تک وہ عموماً روزانہ چھ ہزار سپاٹے اور پانچ ہزار ڈنٹر پیلتے۔ ’خوراک روزانہ کے چھ مرغے یا پانچ سیر چھوٹے گوشت کی یخنی مع ایک پاؤ گھی، 10 سیر دودھ، آدھ سیر گھی، پون سیر بادام اور مختلف مربہ جات پر مشتمل تھی۔‘ گاما بھوپال کے قریب ریاست ریواں کے راجا پرتاب سنگھ کی سرپرستی میں بھی رہے جہاں میراں سنگھ بھگھی والا نے ان کے فن کی نوک پلک درست کی۔ کڈامبی نے لکھا کہ صدی کے ابتدائی برسوں میں گاما دتیا کے دربار میں پہلوان مقرر ہوئے۔ انھوں نے مختلف ریاستوں کے نامور پہلوانوں کو مسلسل شکست دے کر اپنی شہرت قائم کی۔ ’ان کی سب سے نمایاں فتح غلام محی الدین پر تھی، جو خود بھی ایک باصلاحیت ہم عصر پہلوان تھے۔‘ ان برسوں میں صرف رحیم سلطانی والا ہی ایسے پہلوان تھے جو گاما کے مقابل ڈٹ سکے۔ 1907 سے 1909 کے درمیان ان دونوں پہلوانوں کے درمیان تین مقابلے ہوئے مگر کوئی بھی واضح فاتح نہ بن سکا۔ اس کے باوجود دہائی کے اختتام تک بیشتر مبصرین گاما کو ہندوستان کا سب سے بڑا پہلوان ماننے لگے تھے۔ لکھنوی کے مطابق خود گاما نے اپنی 16 بڑی کشتیوں کا بیان کرتے ہوئے 12 سال کی عمر میں پہلی کشتی جیتنے کا تذکرہ کیا۔ شیخ نے لکھا کہ غلام محی الدین کے خلاف اس کشتی کو اساتذہ ’ادھ مٹی‘ کشتی قرار دیتے ہیں۔ اس فتح پر ولی ریاست دتیا نے گاما کو 20 ہزار روپے اور 22 سیر وزنی چاندی کا گرز انعام میں دیے۔ گاما نے رحیم سلطانی والا سے پہلی بار برابر رہنے کو ’ایک طرح کی جیت‘ قرار دیا کیونکہ ان کے مطابق ’ہندوستان میں اس وقت دوسرا اس کی ٹکر کا پہلوان نہیں تھا‘۔ بعد میں اِندور اور لاہور میں بھی ان ہی سے برابر رہے لیکن ان کے مطابق الہ آباد میں ’خدا نے مجھے فتح دی اور رستم ہند کا گرز مجھے مل گیا‘۔ شیخ نے لکھا کہ رحیم، رستم زماں کی زد میں آ گئے۔ داؤ اتنا کامیاب تھا، ضرب اتنی کاری تھی کہ حریف اپنے بے مثل فن سمیت دھڑام سے اکھاڑے میں چاروں شانے چت گرا اور برسوں کی کشمکش کا فیصلہ ہو گیا۔ یہ کشتی کا پینتالیسواں منٹ تھا۔ رحیم نے اپنی شکست تسلیم کر لی۔ ’گاما کا کہنا تھا کہ ’میرا مقابلہ اگر کوئی کر سکا تو وہ رحیم بخش تھے اور وہی میری شہرت کا باعث ہوئے۔‘ حسین بخش ملتانی کو ایک سے زیادہ بار ہرایا۔ پرنس آف ویلز کی لاہور آمد پر ہاتو خاں ملتانی سے کشتی تھی لیکن وہ مقابلے میں نہ آئے۔ پرنس بہادر نے رستم ہند کا گرز مجھے دیا‘۔ گاما نے عالمی سطح پر بھی اپنا نام پیدا کیا اور ناقابل شکست رہے۔ سنہ 1910 میں گاما کو جان بُل ورلڈ چیمپیئن شپ مقابلوں میں حصہ لینے کے لیے لندن بھیجا گیا۔ گاما، ان کے بھائی، اور دو دوسرے پہلوانوں کی سرپرستی ایک بنگالی کروڑ پتی، سرت کمار مترا، نے کی۔ آلٹر نے لکھا کہ بدقسمتی سے گاما کا قد اتنا کم تھا کہ انھیں باضابطہ طور پر مقابلے کا امیدوار تسلیم نہیں کیا گیا۔ ’تاہم ایک مقامی تھیٹر نے انھیں ہفتہ وار 250 پاؤنڈ سٹرلنگ کے عوض نمائشی مقابلوں میں حصہ لینے کی پیشکش کی۔ اسی غیر رسمی پلیٹ فارم سے گاما نے لندن کے تمام عالمی معیار کے پہلوانوں کو مقابلے کا چیلنج دیا۔ انھوں نے اعلان کیا کہ جو بھی پانچ منٹ تک ان کے سامنے ٹھہر گیا، اسے وہ پانچ پاؤنڈ ادا کریں گے۔‘ گاما تمام حریفوں کو نہایت مختصر وقت میں پچھاڑتے رہے۔ اس طرح انھیں باضابطہ ٹورنامنٹ میں رسائی مل گئی جہاں ان کا مقابلہ عالمی چیمپیئن زبشکو سے ہوا۔ کڈامبی کے مطابق جونہی دونوں پہلوان آمنے سامنے آئے، پولش پہلوان فوراً زمین پر لیٹ گیا اور باقاعدہ کشتی لڑنے کی تمام کوششوں سے گریز کیا۔ گاما کی بھرپور کوششوں اور سٹیڈیم میں موجود آٹھ ہزار تماشائیوں کے نعروں کے باوجود وہ اپنی اس حالت سے نہ ہلا۔ آخرکار ڈھائی گھنٹے سے کچھ زیادہ وقت گزرنے کے بعد اس ’بے نتیجہ‘ مقابلے کو ختم کر دیا گیا جب مشتعل تماشائیوں کے کچھ گروہ احتجاج کے لیے میدان میں اتر آئے۔ نتیجہ حاصل کرنے کی غرض سے اگلے ہفتے دوبارہ مقابلہ طے کیا گیا۔ ’اگرچہ گاما مقررہ وقت پر سٹیڈیم پہنچ گئے، زبشکو کا کہیں پتا نہ تھا۔ چنانچہ گاما کو فاتح قرار دے دیا گیا اور انھیں 250 پاؤنڈ انعام دیا گیا۔ رکن پارلیمنٹ ہوریشیو بُملی نے انھیں جان بُل طلائی بیلٹ بھی پیش کی جو رستم زمانی کی سند قرار دی جا چکی تھی۔‘ گاما اور ان کے ساتھی پٹیالہ کے راجا بھوپیندر سنگھ کے پاس 1912 میں ملازم ہو گئے۔ ان کی تنخواہ 500 روپے ماہانہ مقرر ہوئی اور دیگر پہلوانوں کی سو روپے سے تیس روپے تک۔

پٹیالے ہی میں زبشکو کی شکست کے 18 سال بعد ان ہی کے چیلنج پر مقابلے کا دوبارہ اہتمام کیا گیا۔ اس مقابلے کے لیے تعمیر کیے گئے سٹیڈیم میں، تب کے اخبار ہندوستان ٹائمز کے مطابق ’ایک لاکھ سے زیادہ لوگ نعرے لگا رہے تھے۔ جوزف آلٹر نے اپنی کتاب ’گاندھیز باڈی‘ کے ایک باب ’گاما دی گریٹ‘ میں لکھا کہ مقابلہ چار بجے شروع ہونا تھا، لیکن زبشکو کے دیر سے پہنچنے کے باعث سوا چار بجے شروع ہوا۔ ’آغاز ہوا ہی تھا کہ گاما نے تین سو پاؤنڈ وزنی پولش پہلوان کی ایک ٹانگ پکڑی اور دوسری کو اُکھیڑ لگا دی۔ لمحوں میں زبشکو زمین پر چت پڑے تھے۔‘ اپنی کتاب ’نیشن ایٹ پلے: اے ہسٹری آف اسپورٹ ان انڈیا‘ میں رونوجوئے سین لکھتے ہیں کہ ’گاما شیر کی مانند جھپٹے اور صرف 30 سیکنڈ میں زبشکو کو زمین پر گرا دیا۔‘ چاروں طرف زوردار اور مسلسل نعروں کی گونج تھی۔ گاما آدھ منٹ زبشکو کے اوپر بیٹھے رہے جب ریفری نے انھیں فاتح اور عالمی چیمپیئن قرار دے دیا۔‘ آلٹر کے مطابق ’پٹیالہ کے مہاراجا نے گاما کو گلے لگا لیا اور قیمتی موتیوں کا ایک ہار اپنے گلے سے اتار کر انھیں پہنایا۔‘ ایک جلوس کا اہتمام کیا گیا جس کے قائد مہاراجا کے ہاتھی پر سوار گاما تھے۔ انھیں ایک چاندی کا گرز، چھ ہزار روپے سالانہ وظیفہ اور ایک گاؤں انعام میں دیے گئے۔ اخبارات میں گاما کی دھوم تھی۔ زبشکو کے یہ الفاظ چھپے کہ ’گاما آپ واقعی شیر ہیں۔‘ گاما کے رستمِ زمان کے خطاب کی توثیق کرتا یہ مقابلہ غیر متوقع حد تک مختصر ثابت ہوا تھا۔ فن پہلوانی کے مورخ اختر حسین شیخ کے مطابق خود گاما کہا کرتے تھے کہ ’جس نے گھڑی دیکھی، وہ کشتی نہ دیکھ سکا، جس نے سگریٹ سلگایا، وہ بھی کشتی نہ دیکھ سکا۔‘ سین نے لکھا کہ منتظمین نے برقی قمقمے اور سرچ لائٹ نصب کر رکھے تھے کہ اگر مقابلہ 1910 کے لندن مقابلے کی طرح دو گھنٹے سے زائد جاری رہا تو روشنی کی ضرورت پڑے گی۔ پٹیالہ مقابلے کے بعد جیس پیٹرسن، جو خود کو دنیا کے تمام چیمپیئنز کے چیمپیئن کہتے تھے، نے ’ٹائمز آف انڈیا‘ کے مدیر کے نام خط لکھ کر گاما کو چیلنج کیا۔ پیرس میں مقیم پیٹرسن کا دعویٰ تھا کہ وہ زبشکو کو تین مرتبہ شکست دے چکے ہیں اور انھوں نے مہاراجا سے مقابلے کا انتظام کرنے کی اپیل کی۔ یہ مقابلہ 1929 کے اوائل میں پٹیالہ میں 10000 تماشائیوں اور پٹیالے اور اس کی قریبی ریاستوں کی شاہی شخصیات کے سامنے ہوا، تو گاما نے آسانی سے کامیابی حاصل کی۔ اس نوعیت کے چیلنجز بیرون اور اندرون ملک سے گاما کے پاس آتے رہے لیکن گاما ناقابل شکست رہے۔ یکم اپریل 1912 کو شاہی قلعہ کے سامنے منٹو پارک میں گاما اور بدھو برہمن کا مقابلہ ہوا۔ اختر شیخ لکھتے ہیں کہ ہاتھوں میں ہاتھ ڈالتے ہی گاما نے ’اکہرا پٹ کھینچ لیا اور اڑنگا لگا کر حریف کو نیچے رکھ لیا۔ پھر گردن پر ہاتھ رکھ کر بدھو کی قلابازی لگوا دی۔ اساتذہ اسے یوں بیان کرتے ہیں کہ گامے نے آگے رکھا، کنڈا ڈالا اور سیدھا کر دیا۔‘ برکت علی بتاتے ہیں کہ پچپن سے پینسٹھ سال کی عمر میں گاما نے کچھ ورزشوں میں تھوڑی سی کمی کی۔ لکھنوی کے مطابق جیکو فوڈ نے 1940 میں مانچسٹر گارڈین میں لکھا کہ گاما موجودہ وقت کا سب سے بڑا پہلوان ہے۔ تب گاما کی عمر ساٹھ سال تھی۔ ’وہ تین ہزار کشتیاں لڑ چکے ہیں لیکن کبھی شکست نہیں کھائی۔‘ گاما کچھ عرصہ لاہور اور کچھ پٹیالے میں رہتے تھے۔ سنہ 1947 میں برصغیر تقسیم ہوا تو گاما پٹیالے سے لاہور آ گئے۔ شیخ کے مطابق گاما کے ساتھ ان کے بھائی امام بخش اور بھتیجے بھولو برادران نے بھی لاہور ہی میں قیام کیا۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ بھائی امام بخش گاما کی رستمِ زمانی کے محافظ بن گئے۔ گاما لاہور آ گئے تو ان کا مکان کیسر سنگھ پہلوان کو ملا جو بعد میں رستمِ انڈیا ہوئے۔ گاما اور فہیم الدین فہمی کے نانا کریم بخش میں دوستی تھی۔ لڑکپن کے بعد ان کی گاما سے ملاقات کراچی میں ہوئی جہاں انھوں نے ٹرانسپورٹ سروس شروع کی تھی جس کے لیے انھوں نے فہمی کو مینیجر رکھ لیا۔ فہمی لکھتے ہیں کہ ’بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام غلام محمد تھا، بعض کا خیال ہے غلام بخش، مگر ان کا نام غلام حسین تھا۔‘ جن دنوں انھوں نے ٹرانسپورٹ کے کاروبار کے لیے ریفیوجی ری ہیبلیٹیشن فائنانس کارپوریشن سے دس ہزار روپے قرض لیا تو تمام کاغذات پر ’غلام حسین عرف گاما‘ کے نام کا اندراج ہوا تھا۔ ’لیکن 1954 میں انھیں ہائی بلڈ پریشر کی شکایت ہو گئی۔ کراچی کا کاروبار ختم کر کے لاہور لوٹ گئے اور فہمی کو بھی ساتھ لے گئے۔ گاما فہمی کو پیار سے چچا کہتے تھے۔ دل کا پہلا دورہ پڑنے سے قبل آخری بار دنیا کے تمام پہلوانوں کو کشتی کا عام چیلنج لاہور ہی سے کیا تھا۔ فہمی نے گاما پہلوان کے ساتھ لاہور ہی میں رہتے ہوئے ان کی سوانح حیات مکمل کی۔ فہمی کے مطابق وہ اکثر بڑے شوخ اور فخریہ لہجے میں کہتے کہ وہ ’کچی پاس، پکی فیل‘ ہیں لیکن اردو بولتے تو نستعلیق، پنجابی بولتے تو ٹھیٹھ۔ خود گاما کے مطابق چار ماہ لندن میں رہنے سے انگریزی زبان میں کچھ سوجھ بوجھ پیدا ہو گئی تھی۔ ’اگر آج شعر و شاعری کی محفل گرم ہے تو کل کسی اچھے افسانہ نگار کا افسانہ مزے لے لے کر سنا جا رہا ہے۔ کبھی اقبال کی بانگِ درا کا دور ہے تو کبھی دیوانِ بیدم کا! ہندی شعرا کے دوہے بھی انھیں یاد تھے۔ فہمی کے مطابق میں جب تک رستمِ زماں کے ساتھ رہا وہ چار بجے صبح اٹھنے کے عادی تھے۔ (بی بی سی اردو)

کاکروچ، نوجوان اور خوف زدہ نظام

’کاکروچ جنتا پارٹی‘ نئی نسل کا طنزیہ احتجاج یا خاموش انقلاب کی تمہید؟

از: عبدالحلیم منصور

یہ داغ داغ اُجالا، یہ شب گزیدہ سحر
وہ انتظار تھا جس کا، یہ وہ سحر تو نہیں

ہندوستان کی موجودہ سیاسی فضا میں ”کاکروچ جنتا پارٹی“ محض ایک سوشل میڈیا ٹرینڈ یا وقتی میم نہیں رہی، بلکہ یہ تیزی کے ساتھ ایک ایسے عوامی اور نفسیاتی احتجاج کی شکل اختیار کرتی جا رہی ہے جس نے اقتدار، عدلیہ، میڈیا اور ریاستی اداروں کے تعلق سے نوجوان نسل کے اندر بڑھتی ہوئی بے چینی کو بے نقاب کر دیا ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جس لفظ کو تحقیر، تمسخر اور بے توقیری کے لیے استعمال کیا گیا تھا، آج وہی لفظ ایک علامت، ایک شناخت اور ایک اجتماعی مزاحمت میں تبدیل ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سوریا کانت کے متنازعہ ریمارکس کے بعد شروع ہونے والی یہ تحریک اب صرف بے روزگار نوجوانوں کے ردعمل تک محدود نہیں رہی۔ اس کے دائرے میں تعلیمی بحران، امتحانی بدعنوانیاں، پیپر لیک، ادارہ جاتی عدم اعتماد، میڈیا کی غیر جانبداری، فرقہ وارانہ سیاست، عدالتی وقار، انتخابی شفافیت اور ریاستی طاقت کے استعمال جیسے کئی اہم سوالات شامل ہو چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس تحریک کو محض ”آن لائن شرارت“ قرار دینا اب ممکن نہیں رہا۔ سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ حکمران جماعت اور اس سے وابستہ حلقے اب اس تحریک کو ہندو مسلم زاویے سے دیکھنے اور دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بعض بیانات میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ اس مہم کے پیچھے ”غیر ملکی طاقتیں“، ”دشمن ممالک“ یا ”منظم سازش“ کارفرما ہے۔ کچھ حلقوں نے اسے اپوزیشن جماعتوں کی خفیہ مہم قرار دیا، جبکہ کچھ نے یہ الزام بھی لگایا کہ اس تحریک کو بیرونی فنڈنگ حاصل ہو رہی ہے۔ لیکن دلچسپ حقیقت یہ ہے کہ ان الزامات کے باوجود اب تک کوئی مستند ثبوت سامنے نہیں آ سکا۔ دوسری طرف یہ تحریک جن سوالات کو اٹھا رہی ہے، وہ براہِ راست عوامی زندگی سے جڑے ہوئے مسائل ہیں۔ بے روزگاری، امتحانی دھاندلی، مہنگائی، ادارہ جاتی جانبداری، میڈیا پر کارپوریٹ اثر، نفرت انگیز سیاست، اقلیتوں کے تحفظ اور نوجوانوں کے مستقبل جیسے موضوعات وہ مسائل ہیں جن سے ملک کا عام آدمی روزانہ دوچار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ”کاکروچ جنتا پارٹی“ کو غیر معمولی عوامی توجہ حاصل ہو رہی ہے۔ اس تحریک کی مقبولیت کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ چند ہی دنوں میں اس کے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر فالوورز کی تعداد حیرت انگیز رفتار سے بڑھی۔ انسٹاگرام پر اس کے فالوورز کی تعداد نے کئی مرحلوں پر ملک کی بڑی سیاسی جماعتوں کے آفیشل اکاؤنٹس کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ سیاسی مبصرین اس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ جس مقبولیت کے لیے روایتی سیاسی جماعتیں برسوں کی انتخابی مہم، کروڑوں روپے کے اشتہارات اور منظم آئی ٹی سیل استعمال کرتی ہیں، وہ مقبولیت اس تحریک نے محض چند دنوں میں حاصل کر لی۔ یہ محض ڈیجیٹل اعداد و شمار نہیں بلکہ ایک نفسیاتی تبدیلی کا اظہار ہے۔ نوجوان نسل اب روایتی سیاسی بیانیوں سے مطمئن نہیں۔ وہ طنز، میمز، آن لائن مہمات اور علامتی احتجاج کے ذریعے اپنی بے چینی ظاہر کر رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب صرف نوجوان ہی نہیں بلکہ عمر رسیدہ افراد بھی سوشل میڈیا پر خود کو طنزیہ انداز میں ”کاکروچ“ قرار دے رہے ہیں۔ کئی مقامات پر لوگ یہ لکھتے ہوئے نظر آئے کہ ”اگر سوال پوچھنا جرم ہے تو ہم سب کاکروچ ہیں“۔

یہ دراصل ایک علامتی اعلان ہے کہ عوام اب خود کو طاقتور سیاسی و ادارہ جاتی ڈھانچوں کے مقابل ایک کمزور مگر زندہ قوت کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔ کاکروچ کی علامت کو اسی لیے اپنایا جا رہا ہے کہ وہ ہر دباؤ، ہر زہر اور ہر تباہی کے باوجود زندہ رہنے کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ نئی نسل اس استعارے کے ذریعے یہ پیغام دے رہی ہے کہ خوف، نفرت، دھمکی اور پروپیگنڈے کے باوجود سوال پوچھنے والے ختم نہیں ہوں گے۔ اس تح

ڈاکٹر عمار رضوی کی دہلی میں اہم سیاسی وقومی شخصیات سے ملاقاتیں

سابق نائب صدر جمہوریہ ہند حامد انصاری اور نسیم زیدی سے اہم تبادلۂ خیال، محسنہ قدوائی کے اہل خانہ سے اظہارِ تعزیت

لکھنؤ: ۲۳؍مئی (پریس ریلیز/ابوشحمہ انصاری) سابق کارگزار وزیر اعلیٰ اتر پردیش اور آل انڈیا مائنارٹیز فورم فارڈیموکریسی کے قومی صدر ڈاکٹر عمار رضوی نے نئی دہلی کے دورے کے دوران ملک کی کئی اہم شخصیات سے ملاقات کی۔اس دوران انہوں نے سابق نائب صدر جمہوریہ ہند حامد انصاری سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کر کے ملک کی موجودہ سیاسی صورتحال، قومی یکجہتی، ترقیاتی امور اور بین الاقوامی حالات پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا۔ڈاکٹر عمار رضوی نے کہا کہ حامد انصاری ملک کے دو مرتبہ نائب صدر رہ چکے ہیں اور وہ آل انڈیا فارن سروس کے سینئر ترین افسران میں شمار کیے جاتے ہیں۔انہوں نے اقوام متحدہ میں ہندوستان کا نقطۂ نظر مؤثر انداز میں عالمی برادری کے سامنے پیش کیا، خصوصاً مسئلہ کشمیر پر ہندوستانی مؤقف کو مضبوطی سے اجاگر کرنے میں ان کا اہم کردار رہا ہے۔انہوں نے سعودی عرب، ایران، آسٹریلیا سمیت مختلف ممالک میں بطور سفیر نمایاں خدمات انجام دیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حامد انصاری علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر کی حیثیت سے بھی خاصے مقبول رہے۔ملاقات کے دوران حامد انصاری نے کہا کہ موجودہ وقت میں تمام اہل وطن کو متحد ہو کر ہر چیلنج کا مقابلہ کرنا چاہیے اور ملک کو ترقی یافتہ اقوام کی صف میں کھڑا کرنے کے لیے مشترکہ کوششیں کرنی چاہئیں۔ڈاکٹر عمار رضوی نے اس ملاقات کو نہایت مفید اور کامیاب قرار دیا۔ اپنے دہلی دورے کے دوران ڈاکٹر عمار رضوی نے سابق چیف الیکشن کمشنر نسیم زیدی سے بھی ملاقات کی۔ڈاکٹر نسیم زیدی نے چیف الیکشن کمشنر اور شہری ہوابازی کے سکریٹری کی حیثیت سے ملک کی اہم خدمات انجام دی ہیں۔ملاقات میں انتظامی امور، جمہوری نظام اور ملکی حالات پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ڈاکٹر عمار رضوی نے بھارت سرکار کی سابق مرکزی وزیر اور سینئر کانگریسی رہنما مرحومہ محسنہ قدوائی کی رہائش گاہ پہنچ کر اہل خانہ سے تعزیت بھی پیش کی۔اس موقع پر ان کی صاحبزادی سیما قدوائی، رازی قدوائی اور عمران قدوائی سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے اپنی اور اپنے اہل خانہ کی جانب سے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔ڈاکٹر عمار رضوی نے کہا کہ مرحومہ محسنہ قدوائی نہایت سادہ مزاج، باصلاحیت اور عوامی رہنما تھیں۔انہیں بہوگنا کی کابینہ میں ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا تھا۔انہوں نے بتایا کہ اس وقت کابینہ میں 12 وزراء شامل تھے جن میں نارائن دت تیواری بھی موجود تھے، اور موجودہ وقت میں اس دور کے وزراء میں وہ خود ہی حیات ہیں۔انہوں نے کہا کہ محسنہ قدوائی اتر پردیش کانگریس کی صدر رہیں اور مرکز میں طویل عرصے تک وزیر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ریلوے سمیت کئی اہم وزارتوں کی ذمہ داری انہوں نے بخوبی نبھائی۔ڈاکٹر عمار رضوی نے کہا کہ ان کے انتقال سے ملک خصوصاً اتر پردیش ایک مقبول اور تجربہ کار خاتون رہنما سے محروم ہوگیا ہے۔انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اہل خانہ کو اس عظیم صدمے کو برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے۔یہ اطلاع آل انڈیا مائنارٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے شعبہ نشر و اشاعت کے سکریٹری ابوشحمہ انصاری نے فراہم کی۔

موجودہ حالات میں مسلمان ممنوعہ جانوروں کی قربانی کرنے سے پرہیز کریں

جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی مجلس عاملہ ومدعوئین خصوصی کے اجلاس میں اراکین کا فیصلہ

ممبئی 23؍مئی 2026 (پریس ریلیز) آج یہاں انجمن اسلام سی ایس ٹی ممبئی میں جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی مجلس عاملہ و مدعوئین خصوصی کا ایک اہم اجلاس بصدارت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہا راشٹر) منعقد ہوا، جس کا آغاز قاری شمس الحق قاسمی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، مولانا محمد ابراہیم قاسمی صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے سابقہ اجلاس کی خواندگی رپورٹ پیش کرتے ہوئے اجلاس کی کارروئی چلائی۔اجلاس میں صوبے بھر میں جاری ایس۔آئی۔آر۔اور یکم مئی سے ہورہی مردم شماری مہم کو کامیاب بنانے، عید الاضحی کے موقع پر قربانی کے جانوروں کے حمل ونقل میں درپیش دشواری سے نمٹنے، مساجد و مدارس کے تحفظ کے لئے ڈاکو مینٹ درست کرنے، باطل تحریکات، فتنہ شکیلیت، قادیانیت، گوہر شاہی کی سرکوبی کرنے، مہاراشٹر کے اضلاع اور تعلقوں میں تربیتی کیمپ منعقد کرنے، دینی تعلیمی بورڈ کو متحرک کرنے اور مکاتب کے نظام کو مضبوط کرنے جیسے اہم مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔اس موقع پر صدر اجلاس مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے اجلاس سے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ عید الاضحی کے موقع پر بے شمار مسلمان اس فریضہ کو انجام دیتے ہیں، حکومت کے رویہ سے ایسا محسوس ہوتا ہے گذشتہ سالوں کے مقابلے میں اس سال سختی زیادہ کی جائے گی، صوبے مہاراشٹر میں حکومت کی جانب سے گائے، بیل اور اس کی نسل کے جانوروں کی قربانی کرنے پر پابندی عائد ہے، خلاف ورزی کرنے کی صورت میں مکوکا جیسی سخت ترین سزاء دینے کے لئے جی۔آر نکالا گیا ہے۔جسکی وجہ سے مہاراشٹر کے شہر، اضلاع اور تعلقوں میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔اس لئے مسلمان ممنوعہ جانوروں کی قربانی کرنے سے پرہیز کریں اور موجودہ حالات کے تناظر میں بکرا، بکری، بینڈھا، بینڈھی بھینس کٹرہ وغیرہ کی قربانی کریں، ان جانوروں کی قربانی کرنے میں کوئی رکاوٹ بھی نہیں ہے اور شریعت مطہرہ میں ان جانوروں کی قربانی سے فریضہ بھی ادا ہوجائے گا۔ایڈوکیٹ پٹھان تہور خان صاحب لیگل سکریٹری جمعیۃ علماء مہاراشٹر نے ایس۔آئی۔آر اور مردم شماری کی اہمیت وضرورت پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ کن کن بنیادوں پر دیگر ریاستوں سے لوگوں کے نام کاٹے گئے ہیں اس کو مدنظر رکھ کر ہمیں مہاراشٹر کے اضلاع میں کام کرنا ہے۔مساجد و مدارس کے تحفظ کے لئے ڈوکومینٹ کی درستگی کے طریقہ کار پر مفتی محمد روشن شاہ قاسمی صاحب (صدر دینی تعلیمی بورڈ مہاراشٹر) نے فرمایا کہ ضلع اور تحصیل سطح پر مساجد و مدارس کے ذمہ داران وٹرسٹیان کو جمع کیا جائے، ان کے مدارس اور مساجد کے ڈوکو مینٹ کو جانچا اور پرکھا جائے اور انہیں درست کرنے کی فکر کی جائے۔مفتی محمد حذیفہ قاسمی صاحب (ناظم تنظیم جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے بچوں اور نوجوانوں کو باطل تحریکات اور ارتدادی فتنوں سے بچانے اور محفوظ رکھنے کی بابت گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا آسان طریقہ ہے کہ ہر ہر علاقے میں مکاتب دینیہ قائم کئے جائیں، تعلیم بالغان کا نظم کیا جائے، انہیں بنیادی عقائد، ایمان و اسلام کی اہمیت، ختم نبوت، آخرت، حساب وکتاب، قبر وحشر کی تعلیم دی جائے۔اجلاس میں تمام اراکین عاملہ کے اتفاق رائے سے یہ طے کیا گیا تھا کہ جمعیۃ کے کارکنوں کو تعمیری پروگراموں سے واقف کرانے، تنظیمی ڈھانچہ کو فعال اور مضبوط کرنے، عقائد اور انکے تشخص کی حفاظت کرنے کے لئے کئی مقامات پر تربیتی کیمپ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا، چنانچہ پہلا پروگرام 13؍جون 2026 کو شہر رتنا گیری میں منعقد ہوگا جس میں جمعیۃ علماء ضلع رتنا گیری، سندھودرگ اور رائے گڑھ کے اراکین شریک ہوں گے۔دوسرا پروگرام 4؍جولائی 2026 کو شہر ممبئی کے علاقہ گوونڈی میں منعقد ہوگا، جس میں جمعیۃ علماء ممبئی و مضافات کی تمام یونٹیں، جمعیۃ علماء ضلع تھانہ اور جمعیۃ علماء ضلع پال گھر کے تمام اراکین شرکت کریں گے۔قاری محمد صادق صاحب (نائب صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی دعاء پر اجلاس کا اختتام عمل میں آیا۔اجلاس میں تمام اراکین عاملہ و مدعوئین خصوصی بطور خاص مذکورہ بالا حضرات کے علاوہ قاری محمد ایوب قاسمی صاحب (نائب صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) الحاج زاہد محمد ابراہیم صاحب (نائب صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) مفتی عبدالرحمن نایگاوی (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) مولانا سراج قاسمی ناگپور، مولانا شیخ ریحان امراوتی، عبدالروف انجینئر، مفتی محمد عارف اشرفی اورنگ آباد، مفتی عبد اللہ قاسمی، مولانا صابر رشیدی بیڑ، مولانا حارث اشاعتی شولاپور، مولانا زکریا رحمانی نندوربار، مولانا نور محمد بلالی، مولانا عمران مظاہری جلگاؤں، مولانا زبیر ناکاڑے، مفتی توفیق مظاہری رتنا گیری، مولانا یوسف جمال قاسمی تھانہ، مولانا عبد الرحمن قاسمی ممبئی، مولانا اعجاز پنہالکر کوکن، مولانا سید ایوب رشیدی، مفتی رحمت اللہ قاسمی عثمان آباد، عبدالاحد اسعدی دھولیہ، مولانا آصف شعبان و قاری اخلاق جمالی ناسک، جناب سید عاصم صاحب نانڈیڑ، مولانا شمیم اختر ندوی پال گھر، مولانا عظیم الدین صاحب لاتور و دیگر شریک تھے۔

☆☆☆☆☆

بارویں جماعت کے رزلٹ کی تقسیم 25 مئی کو

اکولہ: ۲۳؍مئی (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف سیکنڈری اینڈ ہائیر سیکنڈری ایجوکیشن کی جانب سے جاری کردہ اعلامیہ کے مطابق فروری۔مارچ 2026

میں منعقدہ بارہویں جماعت (HSC) کے امتحان کے طلبہ کے مارک لسٹ، پاسنگ سرٹیفکیٹ، مائیگریشن سرٹیفکیٹ اور دیگر ضروری دستاویزات کی تقسیم کے سلسلہ میں اہم ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ تمام ضلعوں میں پیر مورخہ 25 مئی 2026 کو صبح 11 بجے متعلقہ ضلع کے ہائر سیکنڈری اسکولوں اور جونیئر کالجوں کو امتحانی اسناد اور دیگر مواد فراہم کریں گے۔اس کے بعد تمام تعلیمی ادارے اسی دن دوپہر 3 بجے طلبہ میں مارک شیٹ، سرٹیفکیٹ اور مائیگریشن سرٹیفکیٹ تقسیم کریں گے۔ریاستی بورڈ نے تمام علاقائی دفاتر کو ہدایت دی ہے کہ وہ اپنے دائرۂ کار کے تمام اسکولوں اور جونیئر کالجوں کو اس سلسلہ میں فوری طور پر مطلع کریں اور مناسب منصوبہ بندی کے ساتھ تقسیم کا عمل مکمل کریں۔یہ مکتوب سکریٹری ڈاکٹر دیپک مالی کی دستخط سے جاری کیا گیا ہے۔

بھارتی فضائیہ کی سوریا کرن ٹیم کی 30 ویں سالگرہ، ایئر چیف مارشل اے پی سنگھ ٹیم کے ساتھ اڑان بھریں گے

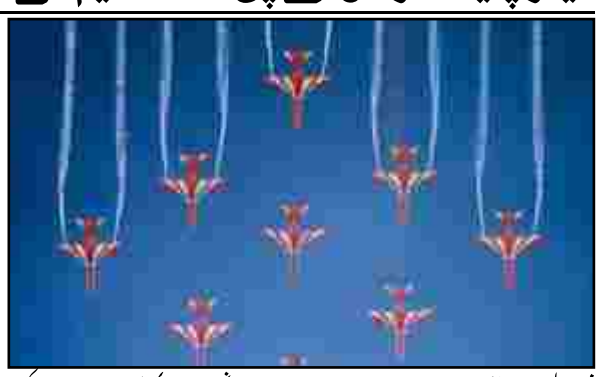

نئی دہلی۔23؍مئی۔ایم این این۔ایئر چیف مارشل اے پی سنگھ منگل کو سوریہ کرن ایروبیٹک ٹیم (SKAT) کے ساتھ اڑان بھریں گے کیونکہ ہندوستانی فضائیہ کا پریمیئر ڈسپلے سکواڈرن 1996 میں ایئر فورس اسٹیشن بیدر، کرناٹک میں اس کی تشکیل کے تین دہائیاں مکمل کر رہا ہے۔یہ سنگ میل حیدرآباد میں ونگز انڈیا میں ٹیم کے 800 واں ڈسپلے کو مکمل کرنے کے مہینوں بعد آیا ہے۔پچھلے تیس سالوں میں، سوریا کرن بھارتی فضائیہ کی فضائی سفیر کے طور پر ابھری ہیں، جو پورے ایشیا اور اس سے آگے کے بڑے ایئر شوز، قومی تقریبات اور بین الاقوامی ہوا بازی کے ڈسپلے میں فورس کی نمائندگی کرتی ہیں۔یہ دنیا کی نو ہوائی جہازوں والی ایروبیٹک فارمیشنوں میں سے ہے اور ایشیا میں واحد ہے۔ٹیم Mk-132 ہاک ایڈوانس جیٹ ٹرینر اڑاتی ہے، جو ہندوستان ایروناٹکس لمیٹڈ (HAL) کے ذریعہ تیار کردہ لائسنس یافتہ ہے، جس میں پائلٹ اکثر پیچیدہ چالوں کے دوران پانچ میٹر سے بھی کم فاصلے کو برقرار رکھتے ہیں۔اسکواڈرن کی کمانڈ فی الحال گروپ کیپٹن اجے داساراتی کے پاس ہے، جو ایک Su-30MKI پائلٹ اور کوالیفائیڈ فلائنگ انسٹرکٹر ہے، اور ونگ کمانڈر تیجیشور سنگھ ڈپٹی لیڈر کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔اس ٹیم میں 13 پائلٹ شامل ہیں جنہیں آئی اے ایف کے فرنٹ لائن فلائنگ اسٹریمز میں سے کچھ سے تیار کیا گیا ہے۔اس کے ڈسپلے روٹین میں لوپس، بیرل رولز، ڈائمنڈ فارمیشنز، کراس اوور اور دستخطی دل کی شکل والی چال شامل ہیں، جو 100 اور 1000 فٹ کے درمیان اونچائی پر اڑائی جاتی ہیں۔ہاک جیٹ طیاروں کو ناسک میں آئی اے ایف کے بیس ریپیئر ڈپو میں تیار کردہ دیسی دھوئیں کے پوڈز سے لیس کیا گیا ہے، جس سے ٹیم کو ڈسپلے کے دوران زعفران، سفید اور سبز دھوئیں کو ٹریل کرنے کی اجازت ملتی ہے۔بین الاقوامی تعیناتیوں نے اسکواڈرن کو متحدہ عرب امارات، تھائی لینڈ، لاؤس، ملائیشیا، سری لنکا، میانمار اور چین لے جایا ہے۔اس کی سب سے قابل ذکر حالیہ پرفارمنس میں چنئی پر ڈسپلے تھا جس نے ساحل کے ساتھ اندازے کے مطابق 7.1 ملین شائقین کو متوجہ کیا۔اس سال کے شروع میں، مارچ میں، ٹیم نے ہمالیہ کے اوپر اپنا پہلا ایروبیٹک ڈسپلے بھی کیا۔اسکواڈرن کو مئی 2006 میں باضابطہ طور پر 52 اسکواڈرن "شارکس" کا نام دیا گیا تھا، جو کہ ایک سابقہ FLMiG-21 یونٹ کی میراث ہے۔اس نے ابتدائی طور پر ایچ اے ایل کرن Mk-II ٹرینر ہوائی جہاز اڑایا، جس سے اس کا نام سوریہ کرن (سورج کی کرنیں) نکلا۔کرن بیڑے کی ریٹائرمنٹ اور ایک مختصر وقفے کے بعد، ٹیم کو 2015 میں ہاک Mk-132 ایڈوانس جیٹ ٹرینر کے ساتھ بحال کیا گیا۔سپرسونک پلیٹ فارم جدید ایویونکس کو ہتھیاروں کی تربیت کے ثانوی کردار کے ساتھ جوڑتا ہے، جس میں 30 ایم ایم کی توپ کے علاوہ 3000 کلوگرام تک کے بم، راکٹ اور میزائل لے جاتے ہیں اور یہ ماچ 2.1 تک کی رفتار حاصل کر سکتے ہیں۔

سیف علی خان کے 'کارتاویہ' نے نیٹ فلکس کو طوفان کے ساتھ لے لیا،

ریڈ چلیز کا کارتاویہ ہندوستان میں #1 اور عالمی سطح پر #2 پر رجحانات

ممبئی: ۲۳؍مئی (ایم ملک) ریڈ چلیز انٹرٹینمنٹ کا کارتاویہ، حال ہی میں نیٹ فلکس پر ریلیز ہوا، آہستہ آہستہ سال کے سب سے زیادہ زیر بحث کرائم ڈراموں میں سے ایک کے طور پر ابھر رہا ہے۔سیف علی خان نے مرکزی کردار میں اداکاری کی، اس فلم نے اپنی ریلیز کے بعد سے ہی گہرا اثر چھوڑا ہے، جس نے نہ صرف ہندوستان بلکہ عالمی سطح پر بھی مسلسل توجہ حاصل کی ہے۔ اپنی سنسنی خیز کہانی، بہترین اداکاری، اور شدید جرائم کے پس منظر کے ساتھ، یہ فلم دنیا بھر کے ناظرین کے دلوں کو چھونے میں کامیاب رہی ہے۔فلم نے اب ایک سنسنی پیدا کر دی ہے، نیٹ فلکس پر ایک اہم سنگ میل حاصل کر لیا ہے۔کارتاویہ فی الحال ہندوستان میں #1 پر ٹرینڈ کر رہی ہے اور اس نے دنیا بھر کے 16 ممالک میں' گلوبل ٹاپ 10 غیر انگریزی فلموں کے زمرے میں #2 پر اپنی پوزیشن حاصل کی ہے۔یہ کامیابی واضح طور پر فلم کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو ظاہر کرتی ہے اور یہ کہ یہ کس طرح مختلف ممالک اور بازاروں میں سامعین کے ساتھ گونج رہی ہے۔سامعین اور ناقدین دونوں کی طرف سے اس کی تعریف نے اس کے اثرات کو مزید مضبوط کیا ہے، بہت سے لوگوں نے اسے سیف علی خان کی اپنے کیریئر کی بہترین پرفارمنس میں سے ایک قرار دیا ہے۔اس فلم میں سیف علی خان نے چھوٹے شہر کے ایک ایماندار پولیس افسر کے طور پر کام کیا ہے جو قتل، بدعنوانی، بچوں کے ساتھ بدسلوکی، اور ذات پات کے گہرے دقیانوسی تصورات کے تاریک اور پیچیدہ جال میں پھنس جاتا ہے۔ریکا دوگل، منیش چودھری، اور سنجے مشرا بھی شاندار پرفارمنس پیش کرتے ہیں جو سامعین پر دیرپا تاثر چھوڑتے ہیں۔ریڈ چلیز انٹرٹینمنٹ کے بینر تلے گوری خان کی پروڈیوس کردہ اور پلکیت کی ہدایت کاری اور تحریر کردہ،" کارتاویہ" فی الحال نیٹ فلکس پر چل رہی ہے۔

رقص کرنے کے لئے تیار ہوجاؤ! 'پیڈی' کے دھماکے دار گانے 'ہیلالو' کا پرومو جاری کردیا گیا

ممبئی: ۲۳؍مئی (ایم ملک) فلم "پیڈی" کا سب سے بڑا میوزیکل ایونٹ 23 مئی کو بھوپال میں منعقد ہونے والا ہے۔اس عظیم الشان تقریب میں رام چرن، جانوی کپور، شیوا راجکمار، دیویندو شرما، اور چلپتی بابو ممیت پوری اسٹار کاسٹ ہدایت کار بوچی بابو سانا اور میوزک کمپوزر اے آر کے ساتھ موجود ہوں گی۔" پیڈی" کے حال ہی میں ریلیز ہونے والے ٹریلر نے ملک بھر میں زبردست دھوم مچا دی ہے۔رام چرن اور جھانوی کپور کی نئی جوڑی شائقین میں کافی جوش و خروش پیدا کر رہی ہے۔مختلف کھیلوں کے پس منظر میں بنائی گئی اس فلم میں گاؤں کے میدانوں سے بین الاقوامی میدان تک کے ایک دلچسپ سفر کو دکھایا گیا ہے۔اب میکرز نے فلم کے نئے گانے 'ہیلالو' کا پرومو جاری کر دیا ہے۔ سوشل میڈیا پر شیئر کرتے ہوئے، انہوں نے اعلان کیا کہ مکمل گانا 23 مئی کو بھوپال میں ایک شاندار لانچ کے ساتھ ریلیز کیا جائے گا۔فلم میں رام چرن ایک کراس اوور ایتھلیٹ کا کردار ادا کر رہے ہیں۔جس طرح ایم ایس دھونی کرکٹر بننے سے پہلے فٹ بال کھیلتے تھے اور سچن ٹینڈولکر ٹینس میں دلچسپی رکھتے تھے، اس فلم میں ایک کھلاڑی کے متاثر کن سفر کو دکھایا جائے گا۔بوچی بابو شنا کی تحریر اور ہدایت کاری میں،" پیڈی" ایک مضبوط اسٹار کاسٹ اور ایک شاندار تکنیکی ٹیم پر فخر کرتی ہے۔فلم کی موسیقی اے آر رحمان نے ترتیب دی ہے، جس کی سینماٹوگرافی آر رتناویلو نے، پروڈکشن ڈیزائن اویناش کولا نے، اور ایڈیٹنگ نوین نولی نے کی۔یہ فلم وردھی سینماز کے بینر تلے میتھری مووی میکرز، سوکمار رائٹنگز، اور آئی وی وائی انٹرٹینمنٹ کے اشتراک سے تیار کی گئی ہے۔" پیڈی" کا ورلڈ پریمیئر 3 جون، 2026 کو ہوگا، اور 4 جون، 2026 کو دنیا بھر کے سینما گھروں میں ریلیز ہوگا۔

اسکولوں کو سیاست کا اکھاڑا نہ بنایا جائے

جے ایم سی اردو اسکول نمبر ۱۳ کی منتقلی: آئینی حق تعلیم پر ایک بڑا سوالیہ نشان

۲۳؍مئی: خصوصی پیشکش عقیل خان بیاولی): جہاں علم کا چراغ روشن ہوتا ہے، وہاں معاشرہ ترقی کی منزلیں طے کرتا ہے۔لیکن جب اسی چراغ کو سیاسی مداخلت اور انتظامی تنازعات کی نذر کرنے کی کوشش کی جائے تو معاملہ محض ایک اسکول تک محدود نہیں رہتا بلکہ یہ آئین ہند کے عطا کردہ حق تعلیم اور سماجی انصاف کی بنیادی روح پر ضرب بن جاتا ہے۔جلگاؤں شہر میونسپل کارپوریشن کے زیر انتظام چلنے والے اردو اسکول نمبر ۱۳ کی مجوزہ منتقلی نے شہر کے تعلیمی وسماجی حلقوں میں شدید تشویش پیدا کر دی ہے۔ایکتا سنگھٹن، سرپرستوں، طلبہ اور اساتذہ نے اس فیصلے کی مخالفت کرتے ہوئے اسے غریب، مزدور اور اقلیتی طبقے سے تعلق رکھنے والے بچوں کے تعلیمی حقوق کے خلاف قرار دیا ہے۔سنگھٹن کا مؤقف ہے کہ حکومتِ مہاراشٹر کی جانب سے ۱۵ مئی ۲۰۲۶ کو جاری کردہ حکمنامہ نمبر ۳۳۲۱ کے مطابق کسی بھی اسکول کی منتقلی صرف غیر معمولی حالات یا بہتر بنیادی سہولیات کی فراہمی کی صورت میں ہی ممکن ہے، جبکہ موجودہ معاملے میں ایسی کوئی ہنگامی یا ناگزیر صورتحال سامنے نہیں آئی۔یہی وجہ ہے کہ یہ سوال شدت سے اٹھ رہا ہے کہ آخر اس فیصلے کے پس پردہ اصل محرکات کیا ہیں؟ موصولہ معلومات کے مطابق اسکول میں زیرِ تعلیم بیشتر طلبہ قریبی علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔شیواجی نگر، شیواجی نگر ہڈکو، امن کالونی، عثمانیہ کالونی، محمدیہ پارک علاقہ اور مغل گارڈن سمیت مختلف بستیوں کے مجموعی طور پر ۱۵۱ طلبہ یہاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔اگر اسکول کو منتقل کیا جاتا ہے تو اس کا براہِ راست اثر ان بچوں کی تعلیم، حاضری اور تعلیمی تسلسل پر پڑے گا، خصوصاً ان خاندانوں پر جو پہلے ہی معاشی دشواریوں کا سامنا کر رہے ہیں۔۲۲ مئی کو میئر دیپمالا کالے کے ساتھ منعقدہ اجلاس میں ایکتا سنگھٹن، والدین، طلبہ اور اساتذہ نے انتظامیہ کی جانب سے اٹھائے گئے تمام اعتراضات کا دستاویزی شواہد کے ساتھ جواب پیش کیا۔اسکول کی عمارت پر مبینہ سبز رنگ، ٹیرس پر لوہے کی رکاوٹیں لگانے اور مندر اور شیواجی مہاراج مجسمہ احاطہ سے متعلق اعتراضات پر سنگھٹن نے وضاحت کی کہ زمینی حقیقت ان دعوؤں سے بالکل مختلف ہے۔نمائندگان کے مطابق اسکول، مندر اور چھترپتی شیواجی مہاراج کے مجسمے کے درمیان مضبوط حفاظتی دیوار اور مناسب فاصلہ موجود ہے، جبکہ طلبہ کی سرگرمیاں مکمل طور پر اسکول کے احاطے تک محدود رہتی ہیں۔اسکول کی صفائی ستھرائی اور طلبہ کے کھانے سے متعلق اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے سنگھٹن نے کہا کہ چونکہ اسکول میں طلبہ کو سرکاری میڈ ڈے مل فراہم کی جاتی ہے، اس لیے زیادہ تر بچے گھروں سے ڈبے لاتے ہی نہیں، لہٰذا گندگی سے متعلق الزامات حقائق پر مبنی محسوس نہیں ہیں۔اس پورے معاملے کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ تعلیم جیسے حساس اور بنیادی شعبے کو سیاسی اور سماجی تنازعات سے دور رکھا جانا چاہیے۔ہندوستانی آئین کا آرٹیکل ۲۱ (اے) ہر بچے کو حق تعلیم فراہم کرتا ہے۔ایسے میں کسی بھی انتظامی فیصلے سے قبل طلبہ کے مفاد، ان کی رسائی، سماجی حالات اور تعلیمی مستقبل کو اولین ترجیح دینا ناگزیر ہے۔جمہوری نظام میں عوامی نمائندوں اور انتظامیہ کی ذمہ داری صرف عمارتوں کا انتظام کرنا نہیں بلکہ معاشرے کے ہر طبقے کو مساوی اور آسان تعلیم فراہم کرنا بھی ہے، خصوصاً ان بچوں کو جن کے لیے سرکاری اسکول ہی تعلیم حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ہیں۔میئر کی جانب سے متعلقہ افسران، عوامی نمائندوں، اسکول گیٹی اور سنگھٹن کے ساتھ مشترکہ اجلاس منعقد کر کے معاملہ جنرل اجلاس میں پیش کرنے کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔اب امید کی جارہی ہے کہ اس حساس معاملے میں آئینی اقدار، سماجی ہم آہنگی اور طلبہ کے مفاد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دانشمندانہ فیصلہ کیا جائے گا۔تعلیم کسی بھی قوم اور معاشرے کی بنیاد ہوتی ہے۔اسکول صرف اینٹ اور پتھر کی عمارتیں نہیں ہوتے بلکہ آنے والی نسلوں کے خواب، امکانات اور مستقبل کی تعمیر گاہ ہوتے ہیں۔اس لیے وقت کا تقاضا ہے کہ تعلیمی اداروں کو سیاست سے محفوظ رکھتے ہوئے حق تعلیم اور سماجی انصاف کو ہر حال میں ترجیح دی جائے۔اس مطالبے کے لیے ایکتا سنگھٹن کی جانب سے آواز بلند کی گئی۔اس موقع پر فاروق شیخ، حافظ عبد الرحیم، مظہر پٹھان، متین پٹیل، شعیب کھاٹک، ایڈووکیٹ اویس طلبہ، سرپرستوں اور سماجی کارکنان کی بڑی تعداد موجود تھی۔

جموں وکشمیر بھارت کے سرکردہ ٹراؤٹ فشپیدا کرنے والے خطے کے طور پر ابھرا

سرینگر۔23؍مئی۔ایم این این۔ہندوستان کا ٹھنڈے پانی کا ماہی گیری کا شعبہ ذریعہ معاش پیدا کرکے، غذائیت کو بہتر بنا کر، ماحولیاتی سیاحت کو فروغ دے کر، اور پائیدار پہاڑی ترقی کی حمایت کرکے بلیو اکانومی کے ایک اہم جز کے طور پر ابھر رہا ہے۔ایک بار ہمالیائی ندیوں میں روایتی ماہی گیری تک محدود ہونے کے بعد، یہ شعبہ سائنسی کاشتکاری اور جدید انفراسٹرکچر کی مدد سے ایک جدید آبی زراعت کے ماحولیاتی نظام میں تبدیل ہوا ہے۔ٹھنڈے پانی کی ماہی گیری کی مشق اونچائی پر برف سے چلنے والے دریاؤں، ندیوں، جھیلوں اور آبی ذخائر میں کی جاتی ہے جس کا درجہ حرارت 5°C اور 25°C کے درمیان ہوتا ہے۔رینبو ٹراؤٹ، گولڈن مہسیر، اور سنو ٹراؤٹ جیسی انواع کو خصوصی انفراسٹرکچر بشمول ہیچریوں، ریس ویز، راس، بائیوفلوک سسٹمز اور کولڈ چین کی سہولیات کا استعمال کرتے ہوئے کاشت کیا جاتا ہے۔ٹراؤٹ فارمنگ عام طور پر 1500 میٹر کی اونچائی سے اوپر کی جاتی ہے، جبکہ مہسیر کی ثقافت نسبتاً کم بلندی پر موزوں ہے۔ٹھنڈے پانی کی ماہی گیری جموں وکشمیر، لداخ، ہماچل پردیش، اتراکھنڈ، اروناچل پردیش، سکم، میگھالیہ اور ناگالینڈ کے ساتھ ساتھ مغربی بنگال، کیرالہ، کرناٹک اور تمل ناڈو کے پہاڑی اضلاع میں پروان چڑھتی ہے۔ایک ساتھ، یہ ماحولیاتی نظام 33.5 لاکھ مربع کلومیٹر سے زیادہ پہاڑی خطوں پر محیط ہیں۔ہندوستان نے 278 سے زیادہ ٹھنڈے پانی کی مچھلیوں کی انواع کی نشاندہی کی ہے، جو اس شعبے کو حیاتیاتی تنوع کے تحفظ اور پائیدار پہاڑی ترقی کے لیے اہم بناتی ہے۔2024-25 کے دوران ہندوستان کی مچھلی کی کل پیداوار تقریباً 197.75 لاکھ ٹن تک پہنچ گئی، جس میں ٹھنڈے پانی کی ماہی گیری کا حصہ اندرون ملک مچھلی کی پیداوار میں تقریباً 3 فیصد ہے۔قومی ٹھنڈے پانی کی مچھلی کی پیداوار اس وقت تقریباً 7000 میٹرک ٹن ہے، جب کہ صرف ٹراؤٹ کی پیداوار گزشتہ دہائی کے دوران تقریباً 1.8 گنا بڑھ کر 2024-25 میں تقریباً 6000 میٹرک ٹن تک پہنچ گئی ہے۔جموں وکشمیر 2025-26 میں تقریباً 3010 میٹرک ٹن پیداوار کے ساتھ ہندوستان کے سرکردہ ٹراؤٹ پیدا کرنے والے خطے کے طور پر ابھرا ہے، جسے کوکرناگ ہیچری اور 2000 سے زیادہ نجی ٹراؤٹ یونٹس کی مدد حاصل ہے۔ہماچل پردیش نے 2025-26 میں 909 ٹراؤٹ کسانوں اور 1739 ٹراؤٹ فارمنگ یونٹس کے ساتھ تقریباً 673,1 میٹرک ٹن ٹراؤٹ پیدا کیا۔اتراکھنڈ نے 2024-25 کے دوران تقریباً 710 میٹرک ٹن ٹراؤٹ کی پیداوار اور 10486 میٹرک ٹن مچھلی کی کل پیداوار ریکارڈ کی، جس کو پتھورا گڑھ، باگیشور، اور چمولی جیسے اضلاع میں تقریباً 2500 ریس ویز کی مدد حاصل ہے۔لداخ نے سخت موسمی حالات کے باوجود 120 ریس ویز اور چار ہیچریوں کے ساتھ 50 ایم ٹی کی پیداوار کو عبور کیا ہے۔اروناچل پردیش، سکم، میگھالیہ، اور ناگالینڈ سمیت شمال مشرقی ریاستیں ہیچریوں اور ٹراؤٹ فارمنگ کو مسلسل بڑھا رہی ہیں، جب کہ کیرالہ، کرناٹک اور تمل ناڈو پہاڑی علاقوں جیسے وایناڈ، نیلگیرس، اور اتراکنڑ میں پائلٹ راس اور بائیو فلوک سسٹم کو اپنا رہے ہیں۔اس شعبے نے معاش کے اہم مواقع پیدا کیے ہیں۔ٹھنڈے پانی والی ریاستوں میں، 23.51 لاکھ خاندانوں کو روزی روٹی کی مدد ملی ہے، جب کہ 33.78 لاکھ ماہی گیروں کو انشورنس اسکیموں کے تحت کور کیا گیا ہے۔اکیلے جموں وکشمیر میں 31,000 رجسٹرڈ ماہی گیر اور مچھلی کاشت کار ہیں۔

امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے وزیر اعظم مودی سے ملاقات کی

نئی دہلی۔23؍مئی۔ایم این این۔امری

ناندیڑ شہر کی سڑکیں "سمردھی" کی جانب گامزن

گوداوری پر نیا پُل ٹریفک مسئلہ حل کرے گا: اشوک چوہان

پرانا پل کی جگہ "کیبل اسٹیڈ" کی طرز کا خوبصورت اور محفوظ پل تعمیر کیا جائے گا

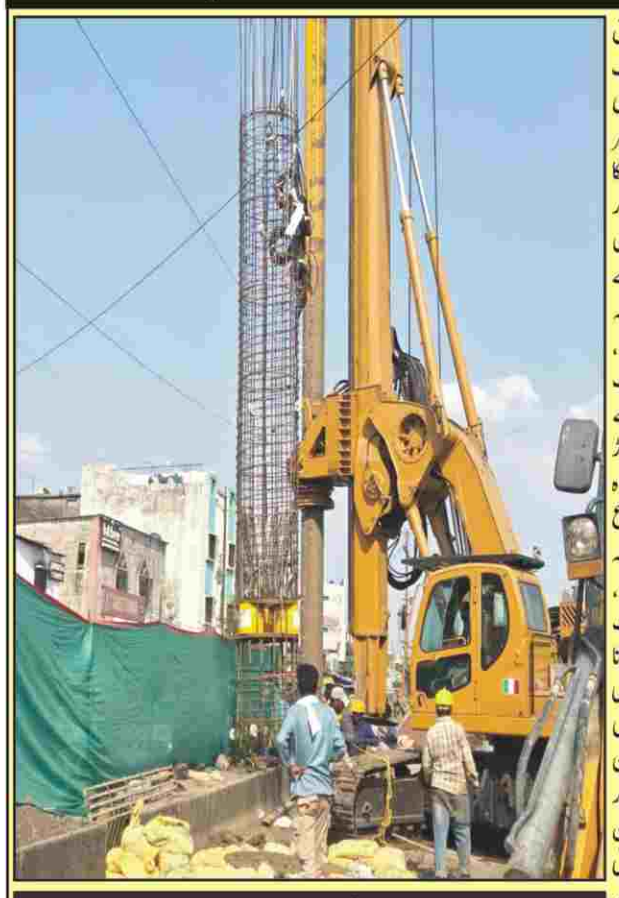

دیگلور ناکہ مین روڈ پر پُل کی تعمیر کا کام تیزی سے جاری دیکھا جاسکتا ہے

ناندیڑ، 23 مئی (ورق تازہ نیوز) سابق وزیر اعلیٰ اور راجیہ سبھا رکن پارلیمنٹ اشوک راو چوہان نے کہا ہے کہ جالنہ تا ناندیڑ سمردھی مہامارگ کنیکٹر پروجیکٹ کے تحت ناندیڑ شہر میں سڑکوں کی ترقیاتی کاموں کا آغاز ہو چکا ہے۔ اس منصوبے کے تحت فلائی اوور اور دریائے گوداوری پر نئے پل کی تعمیر بھی شامل ہے، جس سے شہر کو ٹریفک جام کے مسئلہ سے بڑی راحت ملے گی۔ انہوں نے بتایا کہ جب وہ ناندیڑ ضلع کے سرپرست وزیر تھے، اُس وقت ممبئی-ناگپور "ہندو ہردیہ سمراٹ بالاصاحب ٹھاکرے سمردھی مہامارگ" کے توسیعی منصوبے کے طور پر جالنہ-ناندیڑ جوڑ شاہراہ کو منظوری دلائی گئی تھی۔ اس شاہراہ کے ذریعے ناندیڑ، ہنگولی اور پربھنی اضلاع کو سمردھی مہامارگ سے براہِ راست رابطہ حاصل ہوگا، جس سے چھترپتی سمبھاجی نگر، ناسک اور ممبئی جیسے اہم شہروں کے سفر کا وقت کم ہوگا۔ ناندیڑ شہر میں ہنگولی گیٹ تا دیگلور ناکہ، گنڈے گاؤں اور وشنوپوری علاقوں میں تین مقامات پر اس منصوبے کا عملی کام شروع ہو چکا ہے۔ اشوک راؤ چوہان کے مطابق ہنگولی گیٹ، بافنا چوک، دیگلور ناکہ تا چھترپتی چوک اور دھنیگاؤں جنکشن تک 4.48 کلومیٹر طویل چار رویہ فلائی اوور تعمیر کیا جائے گا، جبکہ مقامی ٹریفک کے لیے پل کے نیچے علیحدہ سلپ روڈ بھی بنائی جائے گی۔ گوداوری ندی پر موجود 120 سال سے زائد قدیم اورنگ پل کو ہٹا کر اس کی جگہ ممبئی کے سی-لنک کی طرز پر جدید "کیبل اسٹیڈ" طرز کا خوبصورت اور محفوظ پل تعمیر کیا جائے گا۔ اس منصوبے سے ہنگولی گیٹ، بافنا چوک اور دیگلور ناکہ علاقوں میں شدید ٹریفک جام کا مسئلہ حل ہوگا اور شہر کی خوبصورتی میں بھی اضافہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ناندیڑ سکھ مذہب کا مقدس زیارت مقام ہونے کے ساتھ ریاست کا اہم تعلیمی اور تجارتی مرکز بھی ہے۔ اس راستے سے اکولہ، واشم، ہنگولی اور پڑوسی ریاست تلنگانہ کے حیدرآباد، سنگاریڈی اور بچکندہ کی جانب بڑی بین الریاستی اور بھاری ٹریفک گزرتی ہے۔ بڑھتی آبادی اور ٹریفک کے دباؤ کی وجہ سے موجودہ سڑکوں اور پرانے پل پر کافی بوجھ تھا۔ نئے منصوبے سے ٹریفک نظام بہتر ہوگا، سفر کا وقت کم ہوگا اور مذہبی سیاحت کے ساتھ ساتھ معاشی ترقی کو بھی فروغ ملے گا۔ ناندیڑ شہر کا یہ ترقیاتی منصوبہ فروری 2028 تک مکمل کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ تعمیراتی کام کے دوران بھاری مشینری کی نقل وحرکت اور عوامی حفاظت کے پیش نظر اس راستے کی ٹریفک کو متبادل راستوں پر منتقل کیا جائے گا، جس کے باعث شہریوں کو کچھ دنوں تک دشواری کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ تاہم مستقبل کے مضبوط ٹریفک نظام کے لیے عوامی تعاون ضروری قرار دیا گیا ہے۔

پولس نے گرودوارہ علاقہ سے 703 غیر قانونی ہتھیار ضبط کئے

ناندیڑ: 23/مئی (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع میں جرائم پر قابو پانے کے مقصد سے جاری ''آپریشن کریک ڈاؤن'' کے تحت مقامی جرائم شاخ نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے فروخت کے لیے رکھے گئے غیر قانونی ہتھیاروں کا بڑا ذخیرہ ضبط کر لیا۔ اس کارروائی میں مجموعی طور پر 470 تلواریں، 209 خنجر و چاقو اور 24 فائر/پنچ سمیت کل 703 غیر قانونی ہتھیار برآمد کیے گئے، جن کی مالیت 14 لاکھ 4 ہزار 300 روپے بتائی گئی ہے۔ اس معاملے میں پولیس اسٹیشن وزیر آباد میں جی آر نمبر 238/2026 کے تحت آرمس ایکٹ کی دفعات 4/25 اور 7/25 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ رپورٹ پولیس سب انسپکٹر ملند سونکامبلے، مقامی جرائم شاخ ناندیڑ کی جانب سے درج کرائی گئی، جبکہ کارروائی خفیہ اطلاع کی بنیاد پر انجام دی گئی۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ناندیڑ اویناش کمار، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ بھوکر ارچنا پاٹل اور ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ ناندیڑ سورج گرو کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔ تفصیلات کے مطابق پولیس انسپکٹر اٹل بھوسلے نے مقامی جرائم شاخ کے افسران واہلکاروں کو غیر قانونی ہتھیار رکھنے اور فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی ہدایت دی تھی۔ اسی سلسلے میں 22 مئی 2026 کو پولیس ٹیم پٹرولنگ کے دوران دینا بینک سے چکھنڈ گرودوارہ جانے والی سڑک پر واقع ''300 سالانہ شاپنگ پلازہ'' کی دکان نمبر 08 میں غیر قانونی ہتھیار فروخت کیے جانے کی خفیہ اطلاع موصول ہوئی۔ اطلاع کی تصدیق کے بعد سب ڈویژنل پولیس آفیسر ماہور گیرن بھونڈوے کی موجودگی میں مذکورہ دکان پر چھاپہ مارا گیا۔ پولیس کو دیکھتے ہی دکان مالک رنجیت سنگھ رام سنگھ سردار موقع سے فرار ہوگیا۔ پولیس نے دکان کی تلاشی کے دوران 470 تلواریں مالیتی 12 لاکھ 31 ہزار روپے، 209 خنجر و چاقو مالیتی 1 لاکھ 70 ہزار 900 روپے اور 24 فائر/پنچ مالیتی 2 ہزار 400 روپے ضبط کیے۔ مجموعی طور پر 14 لاکھ 4 ہزار 300 روپے مالیت کا اسلحہ قبضے میں لے کر وزیر آباد پولیس اسٹیشن کے حوالے کیا گیا۔ فرار ملزم کی تلاش کے لیے خصوصی ٹیمیں روانہ کردی گئی ہیں۔ مقامی جرائم شاخ کی اس جرات مندانہ کارروائی کے بعد غیر قانونی ہتھیاروں کی خرید وفروخت کرنے والوں میں خوف وہراس پھیل گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ناندیڑ نے کارروائی انجام دینے والے افسران واہلکاروں کی ستائش بھی کی ہے۔

عوامی مقامات پر ہنگامہ آرائی اور امن میں خلل ڈالنے والے 17 افراد کے خلاف کارروائی

ناندیڑ، 23 مئی (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ شہر میں عوامی مقامات پر شراب نوشی کر کے شور وغل مچانے اور امن عامہ میں خلل ڈالنے والے 17 افراد کے خلاف مہاراشٹر پولیس ایکٹ کی دفعہ 110/117 کے تحت کارروائی کی گئی۔ یہ کارروائی "ناندیڑ سٹی اسٹریٹ سیفٹی ڈرائیو" مہم کے تحت انجام دی گئی۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش کمار کی ہدایت پر شہر میں جرائم پر قابو پانے کے لیے قائم خصوصی "سٹی اسٹریٹ سیفٹی" ٹیم نے ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سورج گرو کی رہنمائی میں 21 اور 22 مئی 2026 کو مختلف علاقوں میں سخت کارروائیاں کیں:※ بھاگیہ نگر علاقے کے تروڑا ناکہ میں گشت کے دوران 2 افراد شراب نوشی کر کے عوامی سکون میں خلل ڈالتے ہوئے پائے گئے، جن کے خلاف قانونی کارروائی کی گئی۔ اس دوران شراب کی دکانوں، وائن شاپس اور ہوٹلوں کی بھی جانچ کی گئی جبکہ اسکول، کالج اور کوچنگ سینٹرس کے اطراف معائنہ کیا گیا:※ ناندیڑ رورل حدود کے گوپال چاوڑی علاقے میں ایک شخص شراب نوشی کے بعد ہنگامہ کرتے ہوئے پایا گیا، جس پر دفعہ 110/117 کے تحت کارروائی کی گئی۔ شیواجی نگر کے جیوتی ٹاکیز روڈ پر 3 افراد عوامی مقام پر نشہ کر کے شور مچاتے ہوئے ملے، جنہیں پولیس نے حراست میں لے کر کارروائی کی:※ دائینی دستہ کی ٹیم نے وساوا گارڈن اور برکت کمپلیکس، اتوارہ علاقوں میں 11 افراد کو چیخ وپکار اور ہنگامہ آرائی کرتے ہوئے پکڑا، جن کے خلاف شیواجی نگر اور اٹوارہ پولیس اسٹیشن میں مقدمات درج کیے گئے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش کمار نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ عوامی مقامات پر شراب نوشی نہ کریں اور نہ ہی اس کے لیے جگہ فراہم کریں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ امن عامہ میں خلل ڈالنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی جاری رہے گی۔

کھیت سے 5 کلو 190 گرام غیر قانونی گانجہ فصل ضبط

ایک ملزم گرفتار، ایل سی بی کی کاروائی

ناندیڑ، 23 مئی (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع کو منشیات سے پاک بنانے کے مقصد سے جاری "آپریشن کریک ڈاؤن" کے تحت مقامی جرائم شاخ ناندیڑ نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے ضلع کے مکھیڑ تعلقہ میں ایک کسان کے کھیت سے غیر قانونی طور پر اُگائی گئی گانجہ کی فصل ضبط کرلی۔ ضبط شدہ گانجہ کا وزن 5 کلو 190 گرام اور مالیت 1 لاکھ 3 ہزار 800 روپے بتائی گئی ہے۔ یہ کارروائی پولیس اسٹیشن مکھیڑ حدود کے موضع بپرگا (دی) میں انجام دی گئی۔ اس معاملے میں این ڈی پی ایس ایکٹ 1985 کی دفعات 8(اے) اور 20(بی) II کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق مقامی جرائم شاخ ناندیڑ کے گریڈ پولیس سب انسپکٹر بلیرام داسرے کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ گووند کیر باشکارے (عمر 67 سال)، ساکن بپرگا (دی)، تعلقہ مکھیڑ، اپنے کھیت میں غیر قانونی طور پر گانجہ کے پودے اُگا رہا ہے اور اسے فروخت کرنے کی تیاری میں ہے۔ اطلاع موصول ہونے کے بعد اعلیٰ افسران کی اجازت سے راجپتریت افسران، سرکاری پنچوں اور پولیس عملہ کے ہمراہ مذکورہ مقام پر چھاپہ مارا گیا۔ کارروائی کے دوران کھیت سے سبز پتوں اور پھولوں والا گانجہ کا پودا برآمد ہوا، جس کا مجموعی وزن 5 کلو 190 گرام نکلا۔ اس کارروائی کی نگرانی پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش کمار، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ارچنا پاٹل اور سورج گرو کے رہنمائی میں کی گئی، جبکہ مقامی جرائم شاخ کے پولیس انسپکٹر اتل بھوسلے کی قیادت میں ٹیم نے یہ کارروائی انجام دی۔ ضبط شدہ منشیات اور ملزم کو مزید قانونی کارروائی کے لیے مکھیڑ پولیس اسٹیشن کے حوالے کردیا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ نے کارروائی انجام دینے والی ٹیم کی ستائش کی ہے۔

ناندیڑ رینج میں غیر قانونی کاروبار کے خلاف کاروائی

کنگاؤں میں جوئے کے اڈے پر چھاپہ

ناندیڑ، 23 مئی (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ رینج میں جاری غیر قانونی کاروبار مخالف مہم کے تحت پولیس نے مختلف مقامات پر کارروائیاں کرتے ہوئے مجموعی طور پر 42 مقدمات درج کیے ہیں جبکہ 66 افراد کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔ یہ مہم یکم مئی سے 31 مئی 2026 تک جاری رکھی گئی ہے۔ مہم کے 22 ویں دن پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل کے ماتحت خصوصی ٹیم نے لاتور ضلع کے کنگاؤں پولیس اسٹیشن حدود میں واقع موضع کھنڈالی شیوار میں "ترنٹ" نامی جوئے کے اڈے پر چھاپہ مارا۔ اس کارروائی میں 8 افراد کو گرفتار کرتے ہوئے ان کے قبضے سے نقد رقم سمیت 8 لاکھ 48 ہزار 250 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔ اس سلسلے میں کنگاؤں پولیس اسٹیشن میں مہاراشٹر جواء ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ اسی دوران رینج بھر میں مٹکا جوا کھیلنے اور کھلوانے والے 29 افراد کے خلاف مہاراشٹر جوا قانون کے تحت 8 مقدمات درج کیے گئے، جن سے 9 لاکھ 5 ہزار 400 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔ غیر قانونی شراب فروخت کرنے والے 19 افراد کے خلاف بھی 19 مقدمات درج کرتے ہوئے 28 ہزار 600 روپے کا سامان ضبط کیا گیا۔ علاوہ ازیں غیر قانونی ریت نکاسی کے خلاف 2 مقدمات درج کر کے 51 لاکھ 79 ہزار روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔ گانجہ فروخت کرنے والوں کے خلاف بھی 2 مقدمات درج کیے گئے جن میں 2 لاکھ 53 ہزار روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔ اس کے علاوہ اسلحہ ایکٹ کے تحت ایک، کوٹپا قانون کے تحت 4 اور دیگر قوانین کے تحت مختلف کارروائیاں انجام دی گئیں۔ مجموعی کارروائیوں میں 63 لاکھ 92 ہزار 465 روپے مالیت کا مال ضبط کیا گیا ہے۔ دریں اثناء عوام کو غیر قانونی کاروبار کی اطلاع براہِ راست پولیس تک پہنچانے کے مقصد سے پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل دفتر، ناندیڑ رینج کی جانب سے "خبر" ہیلپ لائن شروع کی گئی ہے۔ 1001005091 نمبر پر شہری فون یا واٹس ایپ کے ذریعے اپنے علاقوں میں جاری غیر قانونی سرگرمیوں کی اطلاع دے سکتے ہیں۔ پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل جناب شاہاجی اوماپ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ غیر قانونی کاروبار کے خلاف پولیس کا ساتھ دیں اور "خبر" ہیلپ لائن سے بھرپور استفادہ کریں۔

فاروق سید کی تعزیتی نشست میں مقررین کا اعتراف

"مرحوم محبت، خلوص، جدوجہد اور اردو دوستی کا ایک مکمل عہد تھے"

صحافی، ادیب اور اردو کے مخلص خادم کو پُرنم آنکھوں سے خراجِ عقیدت پیش

ممبئی: 23 مئی (ایجنسیز) معروف صحافی، بچوں کے مقبول رسالہ "گل بوٹے" کے مدیر اور اردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے خازن مرحوم فاروق سید کی یاد میں منعقدہ تعزیتی نشست ایک پُراثر اور جذباتی اجتماع میں تبدیل ہوگئی، جہاں صحافیوں، ادیبوں، سماجی کارکنوں، اہلِ قلم اور مرحوم کے رفقاء نے بڑی تعداد میں شرکت کرتے ہوئے انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ مقررین نے کہا کہ فاروق سید ایک مخلص، بےلوث، منکسر المزاج اور انسان دوست شخصیت تھے، جنہوں نے اپنی پوری زندگی اردو زبان، بچوں کے ادب اور صحافتی برادری کی خدمت کے لیے وقف کردی تھی۔ تعزیتی نشست کے آغاز میں سرفراز آرزو نے کہا کہ فاروق سید نے اردو زبان کے فروغ، بچوں کے ادب کی ترویج اور صحافیوں کی تنظیم سازی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ انہوں نے اردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے قیام، رجسٹریشن، بینک اکاؤنٹ اور تنظیمی امور کو مستحکم بنانے میں اہم خدمات انجام دیں۔ ان کے مطابق مرحوم نے ہمیشہ خاموشی، دیانت داری اور خلوص کے ساتھ کام کیا۔ فاروق انصاری نے مرحوم کے ساتھ اپنے چالیس سالہ تعلقات کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ فاروق سید نے مسلسل جدوجہد اور محنت سے صحافت میں اپنی منفرد شناخت قائم کی۔ انہوں نے "گل بوٹے" کے ذریعے بچوں کے ادب کو نئی جہت دی اور ممبئی کے متعدد اسکولوں تک اس رسالے کو پہنچایا۔ انہوں نے کہا کہ سخت معاشی حالات کے باوجود فاروق سید نے کبھی ہمت نہیں ہاری اور بیماری کے آخری ایام میں بھی صبر وحوصلے کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ عبدالحلیم صدیقی نے کہا کہ فاروق سید کی سب سے بڑی خوبی ان کی سادگی، نرم گفتاری اور دوسروں کی کامیابی پر خوش ہونا تھا۔ وہ نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کرتے اور تعلیم وصحافت کو ساتھ لے کر چلنے کی تلقین کرتے تھے۔ اس موقع پر جاوید جمال الدین نے مرحوم کے ساتھ اپنے طویل تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ فاروق سید اعلیٰ ظرفی اور خلوص کا پیکر تھے۔ انہوں نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ ملازمت کے ایک موقع پر مقابلہ ہونے کے باوجود فاروق سید نے خود فون کر کے دوبارہ شائع ہونے والے اشتہار کی اطلاع دی، جو ان کی کشادہ دلی کی روشن مثال تھی۔ مشرف شمسی، سلیم الوارے اور شکیل رشید نے مرحوم کی انسان دوستی، ملنساری اور تعلقات نبھانے کی صلاحیت کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ فاروق سید ہر دلعزیز شخصیت تھے، جو جس سے ملتے اسے اپنا بنالیتے تھے۔ سینئر کانگریسی ترجمان نظام الدین راعین اور کالم نویس سلیم خان نے کہا کہ فاروق سید اردو زبان اور سماجی سرگرمیوں کے ایک متحرک اور عملی کارکن تھے۔ انہوں نے زور دیا کہ مرحوم کے مشن اور رسالہ "گل بوٹے" کو جاری رکھنے کے لیے سنجیدہ کوششیں کی جانی چاہئیں تاکہ ان کی خدمات زندہ رہیں۔ قاضی مہتاب نے کہا کہ فاروق سید ایک نفیس، شائستہ اور انتہائی منکسر المزاج شخصیت کے مالک تھے، جبکہ رفیق شیخ نے بتایا کہ مرحوم کئی برسوں تک بغیر معاوضہ بچوں کو تعلیم دیتے رہے اور نوجوانوں کی رہنمائی کو اپنی ذمہ داری سمجھتے تھے۔ یونس صدیقی نے کہا کہ "گل بوٹے" جیسے رسالے کو جاری رکھنا آسان نہیں تھا، مگر فاروق سید نے نامساعد حالات میں بھی کبھی خودداری اور اصولوں پر سمجھوتہ نہیں کیا۔ اسلم خان اور عمر لکڑا والا نے مرحوم کی بے لوثی اور اردو دوستی کے مختلف واقعات بیان کیے، جنہیں سن کر شرکاء آبدیدہ ہوگئے۔ مرحوم کے خالہ زاد بھائی امتیاز شیخ نے کہا کہ فاروق سید ان کے لیے والد جیسی شفقت رکھنے والی شخصیت تھے، جو ہر مشکل وقت میں ان کی رہنمائی کرتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ بیماری کے آخری ایام میں بھی مرحوم "گل بوٹے" کے مستقبل کے بارے میں فکرمند تھے۔ تعزیتی نشست کے اختتام پر انصاری اعجاز احمد نے دعائیہ کلمات ادا کیے جبکہ مہاراشٹر کالج کے ٹرسٹی جیلانی صاحب نے بھی مرحوم سے اپنے تعلقات کا ذکر کیا۔ بعد ازاں مرحوم فاروق سید کے ایصالِ ثواب کے لیے اجتماعی دعا کی گئی۔ اس موقع پر نہال صغیر نے اظہارِ تشکر پیش کیا۔ شرکاء کی بڑی تعداد اشکبار آنکھوں کے ساتھ اس احساس کا اظہار کرتی رہی کہ فاروق سید صرف ایک صحافی نہیں بلکہ محبت، خلوص، جدوجہد، انسان دوستی اور اردو دوستی کا ایک روشن باب تھے، جو ہمیشہ اہلِ اردو کے دلوں میں زندہ رہیں گے۔

مہاراشٹر میں شدید گرمی کے باعث اسکولوں کے آغاز میں تاخیر کا امکان

15 جون کے بجائے 26 جون سے تعلیمی سال شروع ہوسکتا ہے

ممبئی: (ورق تازہ نیوز) محکمہ موسمیات (IMD) کی جانب سے جاری پیش گوئی کے مطابق اس وقت پورے ودربھ میں شدید گرمی کی لہر برقرار ہے اور سورج آگ برسا رہا ہے۔ درجہ حرارت میں مسلسل اضافے کے سبب عام زندگی بری طرح متاثر ہورہی ہے۔ خاص طور پر طلبہ کو گرمی کی شدت سے محفوظ رکھنے کے لیے ریاستی حکومت ایک بڑا فیصلہ لینے پر غور کررہی ہے۔ ریاستی وزیر مملکت برائے داخلہ پنکج بھوئیر نے اہم اشارے دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر 10 جون کے بعد بھی ودربھ میں ہیٹ ویو برقرار رہی تو ہر سال کی طرح 15 جون سے اسکول شروع کرنے کے بجائے اس سال تعلیمی سال 26 جون سے شروع کرنے پر غور کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ محکمہ تعلیم جلد ہی ایک اہم اجلاس منعقد کر کے صورتحال کا تفصیلی جائزہ لے گا۔ ودربھ کے ضلع چندرپور کا برہمپوری شہر اس وقت ملک کا سب سے زیادہ گرم مقام بن چکا ہے، جہاں حال ہی میں 2.47 ڈگری سیلسیس درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا۔ محکمہ موسمیات نے آئندہ دو دنوں تک ودربھ میں شدید گرمی برقرار رہنے کی پیش گوئی کی ہے۔ محکمہ موسمیات نے اکولہ، امراوتی اور وردھا اضلاع کے لیے 'ریڈ الرٹ' جاری کیا ہے، جبکہ ناگپور اور ایوت محل اضلاع کے لیے 'اورنج الرٹ' نافذ کیا گیا ہے۔ انتظامیہ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ دوپہر کے اوقات میں بلاضرورت گھروں سے باہر نکلنے سے گریز کریں۔ وزیر بھوئیر نے کہا کہ "درجہ حرارت مسلسل بڑھ رہا ہے۔ اگر 10 جون کے بعد بھی گرمی کی لہر برقرار رہی تو ودربھ میں 15 جون سے شروع ہونے والے اسکولوں کو 26 جون سے شروع کرنے پر حکومت غور کرے گی۔ محکمہ تعلیم جلد اس معاملے پر اجلاس منعقد کر کے فیصلہ کرے گا۔" انہوں نے مزید بتایا کہ Nagpur University میں تمام امتحانات صبح کے سیشن میں منعقد کیے جائیں گے اور طلبہ کی سہولت کے لیے امتحانی مراکز کی تعداد بھی بڑھائی جائے گی۔

ذائقہ دار آئسڈ چائے کی پہلی کھیپ بھوپال سے سوئٹزرلینڈ بھیجی گئی۔ پیوش گوئل

نئی دہلی، 23 مئی۔ ایم این این۔ تجارت اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے ہفتہ کو کہا کہ ذائقہ دار آئسڈ چائے کے پری مکس کی پہلی برآمدی کھیپ بھوپال سے سوئٹزرلینڈ بھیجی گئی ہے۔ وزیر نے کہا کہ "یہ واضح ثبوت ہے کہ ہندوستان کے ایم ایس ایم ایز اب معیار اور ذائقہ کے عالمی معیارات پر ایک مضبوط شناخت قائم کررہے ہیں۔ وزیر نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ اپیڈا کے تعاون سے مدھیہ پردیش کے فوڈ پروسیسنگ سیکٹر کے لیے یہ نئی کامیابی جدت طرازی، قدر میں اضافے اور برآمد پر مبنی ترقی کو ایک نئی سمت دے گی۔ مزید ازیں، وزیر نے مطلع کیا کہ ہندوستان کی چائے کی برآمدات میں پچھلی دہائی کے دوران 93 فیصد کا غیر معمولی اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، جو کہ مالی سال 2013-14 میں 509.4 کروڑ روپے سے بڑھ کر مالی سال 2025-26 میں 719.8 کروڑ روپے تک پہنچ گئی ہے۔ بین الاقوامی چائے کے دن کے موقع پر ہندوستانی چائے کی بڑھتی ہوئی عالمی اپیل پر روشنی ڈالتے ہوئے، گوئل نے چائے کو ایک جذبات کے طور پر بیان کیا اور کہا کہ یہ ملک کی روزمرہ کی زندگی، ثقافت اور روایات میں گہرائی سے جڑی ہوئی ہے۔ گوئل نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، چائے ایک جذبہ ہے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی